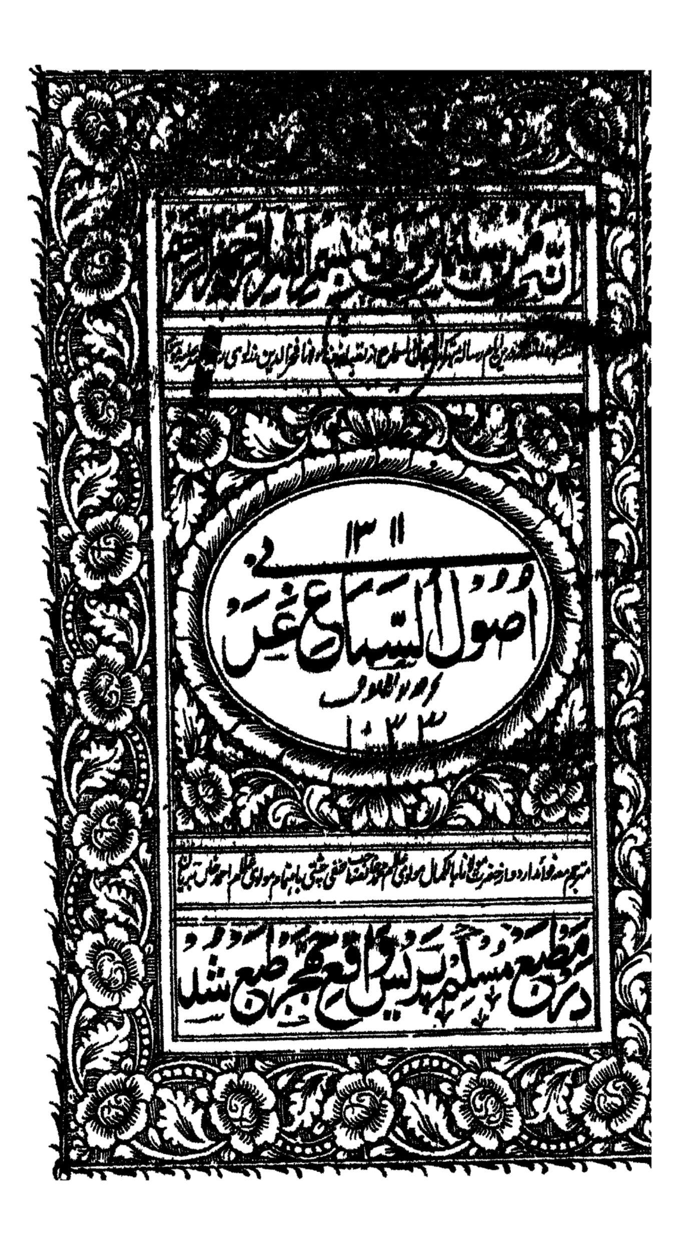

[illegible]

[illegible] رساله [illegible] اصول السماع در [illegible] مولانا فخر الدین دہلوی [illegible]

۱۳۱۱

اصول السماع

۱۰۳۳

[illegible] چشتی باہتمام مولوی غلام احمد خان [illegible]

در مطبع مسلم پریس واقع جھجر طبع شد

اعلان عام ومختصر فہرست کتب تصوف

[illegible] خادم [illegible] کتب خانہ میں جملہ اقسام کی کتب دینی ۔ مصاحف ہی بہا ۔ فقہ ۔ حدیث ۔ تفسیر ۔ صرف ۔ نحو ۔ منطق وغیرہ ۔ عربی فارسی
اردو [illegible] بہ عجلت تمام وبکفایت مزید روانہ کی جاتی ہیں ۔ فہرست کلاں کتب خانہ ومطبع ۔ طلب فرمانے پر ارسال ہوگی
[illegible] بذریعہ ویلیوپی ایبل پیکٹ ہوتی ہے ۔ چونکہ یہ کتاب علم تصوف میں ہے لہذا ان صفحات سادہ پر فہرست
[illegible] کتاب کے ناظرین اس مذاق کی دیگر کتب سے مطلع ہوں اور استفادہ اٹھائیں ۔ علم دوست حضرات
[illegible] خاکسار کو ممنون فرماتے رہیں فقط العبد خاکسار غلام احمد خاں عفی عنہ مترجم کتب تصوف مقام [illegible] ضلع [illegible]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
[illegible] تصوف [illegible]		بوستان خورد مطبوعہ نظامی —	[illegible]	حدیقۂ حکیم سنائی معروف الٰہی نامہ	[illegible]
[illegible] مع ترجمہ	[illegible]	شرح گلستان از ملا اکرم ملتانی	۱۰ر	کیمیای سعادت	[illegible]
[illegible] مصری	[illegible]	" موسوم بہ ریاض رضوان	۱۸ر	ہدایت المومنین در بیعت صالحین	۱ر
[illegible] مطبع کشوری	[illegible]	" از ولی محمد اکبرآبادی	۸ر	مطالب رشیدی	۱۰ر
مختصر روضۃ الریاحین	[illegible]	" خیابان آرزو	[illegible]	نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب	[illegible]
ریاض الصالحین مصری	[illegible]	" بہار باران مصنف غیاث اللغات	[illegible]	فوائد الفوائد	۸ر
فتوحات مکی مصری در چہار جلد	[illegible]	نگارستان ہم پہلوی گلستان	۸ر	فوائد سعدیہ حالات خاندان مینائیہ	۱۲ر
تنبیہ الغافلین مع لسان العارفین	[illegible]	بہارستان جامی — از جامیؒ	۴ر	پند نامہ عطار	۲ر
اطباق الذہب	۸ر	گلستان حکیم قاآنی	[illegible]	منطق الطیر از فریدالدین عطارؒ	[illegible]
جامع الاصول احوال اولیاء وانواع اوصاف الیشان اصول ہر طریق —	[illegible]	اخلاق جلالی محشی نفیس وخوشخط	[illegible]	گلشن اسرار رموز تصوف	[illegible]
		اخلاق ناصری	[illegible]	[illegible] بابد شنید	[illegible]
منہاج العابدین مع بدایۃ الہدایۃ	[illegible]	اخلاق محسنی	۶ر	مرغوب القلوب	۱ر
روضۃ الریاحین مصری	[illegible]	معدن الجواہر	۶ر	زبدۃ المقامات	[illegible]
عوارف المعارف مصری	[illegible]	مثنوی سلسبیل موعظت حکیمانہ	۱۰ر	رسالہ رموز الحقیقۃ	[illegible]
انسان کامل از عبدالکریم جیلی	[illegible]	نکات احسانی در تہذیب اخلاق	[illegible]	مثنوی عطار	[illegible]
یواقیت والجواہر	[illegible]	مجموعہ پند لقمان سعادت نامہ رسالہ		[illegible] نامہ از شیخ موصوف	[illegible]
شرح فصوص الحکم		عبداللہ انصاری تحفۃ الملوک وغیرہ	۲ر	مثنوی [illegible]	
حکایات الصالحین معہ سراج العارفین	۵ر	انیس الارواح	[illegible]	[illegible] بابد دید	۱ر
کتب اخلاق وتصوف فارسی		کلمۃ الحق از شاہ عبدالرحمن لکھنوی	۸ر	مثنوی شاہ بوعلی قلندرؒ	[illegible]
گلستان سعدیؒ نہایت جلی قلم کاغذ عمدہ	[illegible]	مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین	[illegible]	مثنوی شیخ بہلولؒ	۱ر
متفرق بہ تفاوت کاغذ [illegible]	[illegible]	مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۱۰ر	مثنوی شریف [illegible]	[illegible]
" مترجم تحت لفظ	[illegible]	مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	[illegible]	شرح مثنوی از بحر العلوم	[illegible]
بوستان سعدیؒ واضح جلی قلم	[illegible]	مطلع الانوار محشی از خسرو رح	[illegible]	التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم	[illegible]

الحمد لله رب العالمین وصلی الله تعالےٰ علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین۔ اما بعد

بندهٔ حقیر عاصی غلام محمد خان حنفی چشتی نظامی سلیمانی۔ عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت مولانا فخر الملة والدین زرادی علیه الرحمة نے جو خلفائے اعظم حضرت سلطان المشائخ علیهم الرضوان سے ہین ایک رساله موسوم به اصول السماع در بیان حلت سماع بزبان عربی بطور اجتهاد تحریر فرمایا ہے۔ اس عاصی نے واسطے فہم عام ترجمه اوسکا اردو زبان مین کیا۔ اور بعض مضامین مسئله سماع تنبیه جناب قاضی ثناء الله پانی پتی رحمة الله علیه جو علمائے عظام اور درویشان کاملین خاندان نقشبندیه سے ہین مقام مناسب پر اضافه کئے۔ قبل ازین که ترجمه شروع کیا جاوے احوال تبحر علمی۔ و فضائل عملی حضرت ممدوح کتاب سیر الاولیاء سے تحریر کئے جاتے ہین۔ پانچوین خلیفه حضرت سلطان المشائخ علیه الرحمة والرضوان حضرت عالم ربانی عاشق سبحانی بوفور علم و لطافت طبع اور شدت مجاہده و ذوق شاہده۔ اور نہایت تنگ و تجرید۔ اور کثرت گریه درمیان یاران اعلی ہے مشہور۔ حضرت مولانا فخر الدین زرادی قدس الله سره العزیز سبحان الله یہه ہنگ مجسم عشق تہے جو کوئی اونکی سیماے مبارک پر نظر کرتا تحقیق جانتا که یہه بزرگ واصلان درگاه حق تعالےٰ سے ہین۔ حالات اونکے چند بیانون مین لکہے جاتے ہین

پہلا بیان بیچ بیان ارادت لانے آنحضرت کے۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمود علیه الرحمة فرماتے ہین۔ شہر دہلی مین جب مولانا فخر الدین زرادی و ایران بورکش اور مین بہت مولانا فخر الدین [illegible] جو اوستادان کامل سے تہے ایک ہی مجلس مین ہدایه پڑہتے تہے نہایت تیز طبع اور [illegible] زیاده مولانا فخر الدین زرادی سے اور کوئی نہتا۔ خاطر طرفه تعصب کا [illegible] اونسے رکہتے تہے۔ جب کبہی ذکر حضرت سلطان المشائخ کا آتا تو تعصباً ذکر کرتے [illegible] ہوتا۔ مین کہتا یہه تعصب جبہی تک ہے که اوس بادشاه دین کو نہین دیکہا ہے

العرض ایک دفعہ مین اونکو ترغیب دیکر بخدمت سلطان المشائخ کے لایا بعد قدمبوس حضرت
نے دریافت فرمایا آپ شہر مین کس سے تعلیم کرتے ہین۔ عرض کیا مولانا فخر الدین ہانسوی
سے فرمایا کیا کتاب مین بحث کی جاتی ہی عرض کیا ہدایہ مین۔ اور محل سبق تقریر کرکے جو شبہہ
وارد ہوتا تہا اوسکو دریافت کیا حضرت سلطان المشائخ نے کمال تبحر سے بطریق دانشمندانہ
جواب شروع کیا غایت لطافت تقریر سلطان المشائخ سے مولانا فخر الدین زرادی حیرت
مین ہوگئے اور میرے نزدیک ہوکر کان مین کہا۔ چاہتا ہون ایسے وقت کلاہ ارادت
لون۔ حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا مولانا کیا کہتے ہین عرض کیا کلاہ ارادت چاہتے
ہین۔ فرمایا کسی دوسری مجلس مین دینگے مولانا فخر الدین زرادی نے کہا۔ اگر اسیوقت کلاہ
ارادت عطا نہین ہوتی اپنے کو ہلاک کرونگا مین نے یہہ حال حضرت سلطان المشائخ
سے معروض کیا اوسیوقت کلاہ ارادت سے مشرف ہوکر حلوق ہی ہوئے اور گروہ دانشمندان
اور قیل وقال اونکی سے علیحدہ ہوکر حلقہ درویشون مین آئے اور سب کتابین اپنی یارون کو
تقسیم کردین اور غرور دانشمندی وطلب جاہ دل سے دور کیا امیر خسرو فرماتے ہین۔
بود ز عقل پیش ازین باد غرور در سرم ❊ پیش در تو خاک شد اینہمہ کز کلاہیم
اوس دن کے بعد یہہ بزرگ سلک بندگان خاص مین منسلک ہوئے نماز پنج وقت جماعت
خانہ ہی مین پڑہتے اور مجلس روحانیون سے مدام اونکی پرورش پاتے اور دست ذوقی
اوس صحبت مین رہتے یہانتک ایام حیات جسمانی حضرت سلطان المشائخ تک اوس آستانہ سے
دوری نہ اختیار کی۔

بیت عشق آنرا مسلم است اے جان ❊ کو نہد سر بر آستانہ دوست ❊

بعد وصال حضرت سلطان المشائخ کے مولانا کو آرام وقرار نرہا۔ کبہی کنارہ دریائے جون کے
اور کبہی لونی مین۔ اور کبہی حوض علائی پر مقام فرماتے گاہے سفر دور دراز اختیار کرکر
اجمیر شریف و پاک پٹن کی زیارت کرتے۔ در بیان مجاہدہ مولانا و مشغولی باطن بعد
نقل حضرت سلطان المشائخ۔ بندیستالہ کی ایک مسجد مین۔ جو ویرانہ اور جنگلی سکونت جانوران
صحرائی شیر و گرگ تہے جاکر مشغول بیاد الٰہی ہوئے نظن یار ادہی خدمت مولانا مین تہے مگر حبیب نہین

دن تک کچھہ کہانے کو نہ ملا وہ تینون بزرگ وہان سے چلے آتے مولانا تنہا وہان پر رہگئے
جب یہہ حال سید نورالدین مبارک اپنے سید محمود کرمانی علیہ الرحمتہ کو جو یاران اعلی
ہو وستان قدیم حضرت سلطان المشائخ سے تہے معلوم ہوا کسی قدر طعام تیار کر کرا اور
کسی قدر سامان خور و نوش لیکر معہ مولانا رکن الدین اندپتی - و مولانا سراج الدین
عثمان و مولانا صدرالدین - و عبداللہ کوہلی رکابدار حضرت سلطان المشائخ بتلاش
پر گئے وہان جاکر دیکہا کہ وہ بادشاہ فقیر و مجاہدہ جہاد اکبر ین درمیان مسجد اوس زندگی کہ
مقام شیرون اور اژدہونکا ہے اور سانپونکی کینچلیان اکثر اطراف مین پڑی ہین بے التفات بجانب
احدی مستقل قبلہ مشغول بحق بیٹہے ہین - اور آٹہہ روز گذرے تہے کہ مولانا نے بوقت افطار طعام
نکہایا تہا - کچہہ ضعف اور ملال چہرہ مبارک سے ظاہر نہین ہوتا تہا روح مجرد ہوگئے تہے اور وہ
ویرانہ جنگل اونکی برکات سے روشن و منور ہو رہا تہا - حکیم ثنائی فرماتے ہین -

دست و کہسار گیر ہمچو وحوش + خانمان ترا یان بگربہ و موش
قوت عیسے چونزا سمان سازند + ہم بدان جدش خانہ پردازند

جسوقت یہ یاران عاشق صادق کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت مولانا نے بہت خوش ہو کر
قدوم یاران کو غنیمت سمجہا اور ہر ایک سے بقدر اندازہ اونکی معذرت کی کہ ایسے موقعہ پر آپنے
تکلیف اوٹہائی معلوم ہوتا ہے میرے دوست جو چلے گئے ہین اونہون نے خبر دی پہر فرمایا سبحان اللہ
ایک تو موافقت نکرین اور دوسری کیکا راز ظاہر کرین غاما آپ صاحبان سے سعادت ملاقات درپیش
تہی خدا تعالے نے یہی سبب پیدا کر دیا - بعد نقل حضرت سلطان المشائخ کے حضرت مولانا نے
صوم دوام اختیار فرمائے تہے اور تا ایام حیات مجاہدہ ہی مین مشغول رہے - حضرت شیخ
نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین - جو ترقی ہمکو ایک دو مہینے مین ہوتی تہی مولانا
فخرالدین زرادی کو ایک دو ساعت مین ہوتی تہی - بیان تبحر علم حضرت مولانا
حضرت امیر مبارک علیہ الرحمتہ مصنف کتاب سیرالاولیاء فرماتے ہین یہ ایام حیات حضرت
سلطان المشائخ ایک دانشمند بغداد شریف سے جو مالکی مذہب رکہتے تہے غیاث پور مین آئے ہوئے
تہے مین نہین گئے تہے جو عالم رویائے مین دیکہا کہ گویا ایک فرشتہ طبق بہشتی لئے ہوئے ادہر

حُلّہ سبز ڈالے ہوئی آسمان سے اوترتا ہی۔ اوس دانشمند نے فرشتہ سے دریافت کیا اس طبق
مین کیا ہی۔ جواب دیا علم لدنی ہی۔ اور مجکو حکم ایزدی ہی کہ اسکو سینہ مصفا مولانا فخرالدین
زرّادی مین ڈالون۔ دانشمند نے پہر دریافت کیا مولانا فخرالدین زرّادی کون ہین فرشتہ نے
جواب دیا ایک دانشمند ہے مجرد از علایق مریدان حضرت سلطان المشایخ سے ہے وہ بزرگ
شہر کو نسگئے اور غیاث پور مین بخدمت حضرت سلطان المشایخ حاضر ہوکر مولانا فخرالدین
زرّادی کا حال دریافت کیا اور چاہا کہ اون سے ملاقات کرین حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا
جماعت خانہ مین ہوگا یا سید ونگے گہر۔ اوس دانشمند نے جماعت خانہ مین آکر حال دریافت کیا
حاضران نے مولانا فخرالدین زرّادی کا نشان دیا دیکہا ایک جوان ہی کسیقدر بلند بال سپید
پوست خوبصورت بہ نہایت ملاحت گوشۂ جماعت خانہ مین بقید مشغول بحق بیٹہا ہے۔
دانشمند نو وارد نے تقریر خواب اپنی کی کہی تبسم کرکر فرمایا حضرت سلطان المشایخ کے مریدان
مین بہت اشخاص مولانا فخرالدین نام کے ہین کوئی ہونگے۔ دانشمند مالکی نے ایک کتاب مجمع البحرین
فقہ مین اور ایک کتاب صرف مین تصریف مالکی نام نہایت مغلق عبارت مین تصنیف کی تہین وہ
حضرت مولانا فخرالدین زرّادی علیہ الرحمتہ کو دین آپنے ایک ہی رات مین مطالعہ کرکر تمامی فتوح
وضمایر ومشکلات اوسکے معلوم کرکر بطور حواشی لکہدیئے۔ اوس دانشمند نے جب دیکہا تو کہا
الحمد للہ خواب میری صحیح ہوئے بے علم لدنی الٰہی مشکلات بہ آسانی حل نہین ہو سکتے ایکروز
مولانا کمال الدین سامانی جو مشاہیر علمائے شہر سے تہے واسطے ملاقات حضرت سلطان المشایخ
کے غیاث پور مین آئی اوسوقت مولانا فخرالدین زرادی طالب علمان کو سبق ہدایہ پڑہا رہی تہے اور
احادیث تمسکات ہدایہ ترک دیکر اور احادیث صحاح سے بطور تمسک کے لاتے تہے مولانا کمال الدین
نے از راہ انصاف تحسین کیا کہ مضامین ہدایہ کو علاوہ تمسکات اوسکے اور دوسری احادیث صحیح
سے تصحیح کرتے ہین۔ مولانا فخرالدین زرادی بحث مین کبہی مسامحت یعنی چشم پوشی نہین کرتے
تہے اونکے مقابل کیسا ہی علامہ عصر عالم ہوتا بلا الزام دیئے نہ رہتے اگر مقابل جہالت بخصہ
مین اگر تشنیع کرتا تب آپ جیسکہ صفائی درویشان ہے رونے لگتے اور اوٹہ جاتے۔ طالب علمان
خوانندگان صرف کو اوسکے ساتہہ ایک شعر قصیدہ سبعیات کا بہی پڑہاتے اور فرماتے تجنبو

لفظ مین کوشش کرنی چاہیے اسی سے علم آسان ہوجاتا ہے - حضرت مولانا فخرالدین
زرادی - سماع سے نہایت شوق رکہتے تہے - اور سماع سے گریہ جگرسوز اور حال
رقت اندوز اون پر طاری ہوتا ایک رات حوض خاص علائی پر مجلس سماع تہی -
اوس مجلس مین مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ اور قوالان
خوش خوان - موجود تہے - جب سماع شروع ہوا مولانا پر عجیب حال طاری ہوا
گریہ اس قدر مستولی ہوا کہ دم مبارک بستہ تہا اور دونون انگوٹہون پاؤن پر
وجد فرماتے تہے مولانا حسام الدین ملتانی نے بہی اپنی جگہہ سے جنبش کی اور نزدیک
قوالان کے تک گئے - اون دونون بزرگون کے ذوق وشوق نے حاضران مجلس
پر اثر کیا - ایکدفعہ اسی طرح پر سر حوض سلطان دولت آباد مین مجلس
سماع تہی - اور قوال یہہ شعر پڑہتے تہے - قطعہ تو بادشاہ حسینی و خواہم
انیست * کہ شغل روئی نہی بر وبت مرا باشند * ندانم این دل گمراہ
راکہ فتوی داد * کہ بت پرستی در عاشقی روا باشد * مولانا
فخرالدین زرادی پر گریہ مستول ہوا یہان تک کہ پلکون کے
نیچے تک سرخ ہوگئی تہین - مولانا مرتبہ اجتہاد کا رکہتے تہے
حلت سماع مین ایک رسالہ مسمی بہ اصول سماع
مجتہدانہ تالیف فرمایا ہے - کمال تبحر علمی
آپ کا اوس سے معلوم ہوتا ہی
چنانچہ ترجمہ اوسکا
شروع کیا
جاتا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

الحمد لله الذي خص الاولياء بحسن الا

تمام تعریفیں خدا تعالی کو ہیں جسنے خاص کیا اولیاء کو ساتھ حسن

ستماع واطاب سرائرهم بلطائف المخاطب

سماع کے اور خوش کیا دلون انکیکو ساتھ پاک چیزون خطاب کئے گئے کے

عند السماع واسمع قلوبهم كلامه القديم

نزدیک سننے کے اور سنوایا دلون انکیکو کلام قدیم اپنا

بكشف القناع والصلوة على محمد سيد

ساتھ کہولنے پردون کے اور رحمت خدا تعالے کی نازل ہو جیو حضرت محمد صلعم جو سردار

الانبياء بالاجماع وعلى اله واتباعه

پیغمبرون کے ہین سبکے نزدیک اور اوپر اولاد اور پیروان او سکے و اسطے ... اچہی پیروی کر

المقدمة

مقدمہ لغت مین - آگے چلنے والے لشکر کو کہتے ہین - اور اصطلاح مین شروع کلام

اعلم ان اهل السنة والجماعة ثلث فرق

جانو تم کہ اہل سنت اور جماعت تین گروہ ہین

الفقهيون والمحدثون والصوفيون

فقیہہ محدث صوفی

فالفقهاء سموا المحدثون اصحاب الظواهر

پہر فقہاؤن نے نام رکہا ہے اہل حدیث کا اصحاب ظواہر

لانهم يعتمدون بمجرد الخبر ويطلبون

اسلئے کہ وہ اعتماد کرتے ہین صرف حدیث پر اور ڈہونڈہتے ہین

الاسناد الصحیح وهم سموا هم اهل الرای

سند صحیح اور اہل احدیث نام رکھتے ہین فقہار کا اہل الرای کر

لانهم یعملون بالرای ویترکون الخبر الواحد

اسلئے کہ وہ عمل کرتے ہین اپنی رائے پر اور چہوڑ دیتے ہین حدیث احاد کو یعنی جسکا راوی فقط ایک

فعندهم العمل بالدرایت مع وجود

پس نزدیک اونکے یعنے فقیہونکے عمل کرنا عقل و قیاس پر ہے باوجود

المخالفة الخبر الواحد عن الثقات

مخالف ہونے خبر واحد سے جسکا واحد ہونا راویان ثقہ سے واضح ہو

جایز وعند المحدثین لا یجوز

جائز ہے اور نزدیک محدثونکے باوجود خبر واحد کے اپنی رائے پر عمل کرنا جائز نہین

والصوفیة اجود الفریقین واصفاهم

اور حضرات صوفیہ بہترین دونون فرقون کے ہین اور صاف تر اونکے ہین

انهم یتوجهون الی الله تعالی بترک الالتفات عما سوای الله تعالی فهم

اسلئے کہ وہ متوجہ ہین خدائیتعالے کی طرف بسبب ترک کرنے التفات سوائے اللہ تعالے کے پس حضرات صوفیہ

یعملون بالمذهب الاحوط ولا یقبلون

عمل کرتے ہین مذہب محتاط پر اور نہین قبول کرتے

مذهب المعین

مذہب معین کو مثلاً فقہار کے نزدیک ایک شے حرام ہے اور محدثین کے نزدیک حلال صوفی اوس شی کو چہوڑ دینگے دیہو

کما قال بعضهم الصوفی لا مذهب له

جیسے بعض صوفیون نے کہا ہے صوفی کا کوئی مذہب نہین ہے اوسکی یہی معنے

جواز اختیار المذهب

وتمسكون بقوله عليه الصلوٰة والسلام

اور چنگل مارتے ہیں آنحضرت علیہ السلام کے ارشاد پر

اختلاف امتی سعة فی الدین فاذا كان الاختلاف توسيع

میری امت میں اختلاف ہونا کشادگی ہے دین کی پس جبکہ ہوئیں اختلاف پھیلاو دین کا بنے

المعين تضيق وتضيق الموسع ممنوع

معین کا تنگی ہے اور کشادہ کو تنگ کردینا منع کیا گیا ہے

فی الدین لانه حرج فی حق المكلف

دین میں کیونکہ یہ تنگی حرج ہے بیچ حق مکلف کے

وكذالك منع النبی صلی الله عليه

اور ایسے ہی منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ

وسلم اعرابيا حين قال اللهم ارحمنی و

وسلم نے دیہاتی کو جب دعا کی اوس نے یا اللہ رحم کر مجھپر اور

محمد ولا يرحم معنا احدا لقد

محمد صلعم پر اور نہ رحم کر ہم دونوں کے ساتھ کسی پر تحقیق

تحجرت واسعا فثبت اختيار المذهب

تو نے تنگ کیا کشادہ کو پس ثابت ہوگیا اختیار کرنا مذہب

المعين ليس بشئ وهو طريق

معین کا کوئی شے نہیں ہے یہہ طریقہ عوام کا ہے۔ عوام کو مذہب معین کے سوا

العوام ويؤيده الكتاب والسنة

اختیار کرنا مناسب نہیں اور مدد کرتی ہے اوسکو قرآن شریف اور حدیث شریف

وجمع عليه المحققون ٥

اور اتفاق کیا ہے اسپر محققون نے ۔

فالكتاب هو قوله تعالى فاسئلوا اهل

قرآن شریف مین یہ حکم اللہ تعالے نے فرماتا ہے پوچھو اہل

الذكر ان كنتم لا تعلمون والامر بالسوال

ذکر سے اگر تم نہین جانتے ہو پس حکم کرنا حق سبحانہ تعالی کا سوال کرنیکو

من غير تعين يدل على ان اختيار المذهب

اہل ذکر سے دلیل ہے کہ کہ اختیار کرنا مذہب

المعين بدعة واما السنة فقوله عليه

معین کا بدعت ہے۔ اما حدیث پس یہ ارشاد

الصلوة والسلام اصحابي كالنجوم بايهم

علیہ الصلوۃ والسلام کا میرے اصحاب مثال تارونکے ہین جسکی

اقتديتم اهتديتم فالامر اقتدا ء

پیروی کروگے ہدایت پاؤگے پس امر اقتدا کا مانند سوال کرنیکے اختیار کرنیکو

كامر السوال في ترك الاختيار واما

کسی بھی اہل ذکر کے ہے جیساکہ کسی اہل ذکر سے دریافت کرو ایسا ہی کسی اصحاب کی اقتدا کرو لیکن

الاجماع فهو ظاهر لان النظر في اقوال

اجماع پس وہ ظاہر ہے اسلئے کہ علماء مجتہدین کے اقوال مین

العلماء مجتهدين واجب حتى يميز العاقل

نظر کرنا واجب ہے کہ عقلمند شخص تمیز کرے

دليل الراجح من المرجوح والقوي من

غالب سے مغلوب مین اور قوی سے

الضعيف الزائدة الرشد في الاصول

ضعیف مین . واسطے زیادہ ہونے لیاقت کے اصول مین

وهو طريق طلب العلم وطلبه واجب

اور یہ رستہ علم حاصل کرنے کا ہے جو واجب ہے

بالاجماع لما ورد في الحديث

سبکے نزدیک اسلئے یہ وارد ہوا ہے حدیث شریف میں

طلب العلم فريضة على كل مسلم و

حاصل کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور

مسلمة فاختيار المذهب المعين

ہر مسلمان عورت پر پس مذہب معین کا تقلیداً

بالتقليد انسداد هذا الباب و

اختیار کرنا بند کرنا اس دروازہ کا ہے اور

القياس كذالك لكونه ترجيحا بلا مرجح

قیاس بھی ایسا ہی ہے واسطے ہونے اوسکے یعنے اختیار کرنے مذہب معین کے

بلا غالب ہونے کے مغلوب پر۔ اہل سنت جماعت کے جب سب مذہب برابر ہیں۔ پس ایک اختیار کرنا دعویٰ ہے بلا دلیل۔

وحرج في حق المكلف كما ذكروه

اور حرج ہے بیچ حق مکلف کے جیسا کہ ذکر کیا ہے اونہوں نے

فاذا كان الصوفية في مذهب غير

پس جب کہ حضرات صوفیہ کا مذہب غیر

معين فروايت الفقهاء عليهم ليس بحجة

معین ہے وہ مذہب احتیاط اختیار کرتے ہیں۔ پس روایت فقہا کی اونپر حجت نہیں ہو سکتی

فافهم واسمع فها انا شرعت في توضيح

پس سمجھ اور سن پس اب شروع کرتا ہوں میں صاف بیان کرنا مسئلہ

السماع والملاهي وصنفت كتابا اصول

سماع کا اور مباح ہونا اوسکا اور تصنیف کی مین نے ایک کتاب اصول سماع مین

وترتبه على عشر اصول واعرضت

اور ترتیب دیا اوسکو دس اصول پہ اور اعراض کیا

عن زيادة الفضول

فضول سے

الاصل الاول في بيان حقيقة

اصل پہلی بیچ بیان کرنے حقیقت

السماع صيغة ولغة واصطلاحا

سماع از روئے صیغہ و لغت و اصطلاح

السماع لفظ مشترك وهو عند بعض

سماع ایک لفظ کئی معنون مین مشترک ہے بعض اہل لغت کے نزدیک وہ

الاسم الجامد كما في تاج الاسامي

اسم جامد ہے جیساکہ کتاب تاج الاسامی مین

السماع السرور وعند الاكثر هو

بمعنے مسرت اور نزدیک اکثر کے

المصدر بمعنى السمع واستعمل في

مصدر ہے بمعنے سننا اور استعمال کیا گیا ہے

المسموع يقال هذا الكتاب سماع او مسموع

بمعنے مفعول سنا گیا جیساکہ کہا جاتا ہے یہ کتاب سنی ہے یعنے سنی گئی ہے

اما الاصطلاح فهو المسموع المطبوع المجموع

لیکن اصطلاح میں ایک آواز سنی ہوتی ہے دل کی لو بہاتی ہوئی جمع کی گئی

من الصوت الحسن وكلام الموزون حتى

اچھی آواز اور کلام موزون سے یہانتک کہ

ينصرف الفهم عند الاطلاق على ذالك

سمجھ اسکی رجوع کرے بولتے وقت اوس کی طرف

وفي هذا الاصطلاح مراعات المعنى اللغوي

اور اس اصطلاح کی معنوں میں رعایت ہے لغوی معنوں کی

وهو الاصل والسماع دون الغناء لانه

اور یہی اصل ہے اور سماع غنا سے غیر ہے اسلئے کہ غنا

استماع الاشعار التي تكون في ذكر الغواني

سننا ایسے شعروں کا ہے جو ذکر غوانی میں ہو

مع حسن الصوت والغواني هي النساء التي

اچھی آواز کے ساتھ اور غوانی وہ عورتیں ہیں جو

تستغنين بالحسن عن الزينة كما اشار اليه

بے پروہ ہوں اپنے حسن کے سبب زینت سے جیسا کہ اشارہ کیا ہے

الشيخ العارف ابو طالب المكي في قوة القلوب

شیخ عارف ابو طالب مکی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب قوۃ القلوب میں اشارہ کیا ہے

ان الاغاني ما تشبب به النساء وضعن به

تحقیق اغانی وہ چیز ہے جس سے عورتیں وصف کی گئی ہیں اور اوسکو غزل کرتے

شهد نا فيه ودعى الى الهواء والشوق الى الهوا

[illegible] وہ چیز بلاتی ہے طرف خواہش نفس اور شوق دلاتی ہے طرف لہو و لعب کے

وقوله حجة لاستفاضة علمه في لغة العرب و

اور انکا قول حجت ہے بہ سبب انکی علمی شہرت لغت عرب میں اور

كمال ورعه فالسماع لا يحرم لحرمته ابدا

کمال پرہیزگاری انکے پس سماع غنا کے حرام ہونے سے حرام نہیں ہو سکتا کبھی

الا ترى انه لو قسم احد ان لا ياكل اللحم فان

کیا تم دیکھتے نہیں ہو اگر کوئی شخص قسم کہاوے نہ کہانے کی گوشت اگر وہ

اكل لحم السمك لا يحنث عند ابي حنيفة رح

مچھلی کا گوشت کہاوے تو امام ابی حنیفہ کے نزدیک جھوٹا نہیں ہوتا

لان اسم اللحم عن الالتحام وهي الشدة و

کیونکہ لفظ گوشت خبر دیتا ہے سختی اور پیوستگی ہے اور

الالتحام فيه غير موجود فلا يدخل في حكمه

مچھلی کے گوشت میں پیوستگی نہیں وہ داخل نہیں حکم گوشت میں

حقيقتا فكذلك السماع يخرج عن حكم الغناء

حقیقتا اسی طرح سماع خارج ہے حکم غنا سے

اذا سمعه ليس عن ذكر الغواني فالسماع

غنا خبر دیتا ہے مغوانی سے اور وہ سماع میں نہیں ہے پس سماع

مطلق والغناء مقيد والمطلق خارج عن

مطلق ہے اور غنا مقید مطلق خارج ہوتا ہے

حكم المقيد فاذا كان السماع فارغا عن حكم

حکم مقید سے پس جبکہ سماع خالی ہے حکم غنا

الغناء فهو مباح بالاتفاق لانه الموزون مع

غنا سے تو وہ مباح بالاتفاق کیونکہ مرکب موزون ہے

من الصوت الحسن والكلام الموزون

اچھی آواز اور کلام موزون کا

واستماعهما جائز في الشرع اذا كل واحد

اور یہ دونون نیک آواز اور کلام دو نون شرع مین جائز ہین

منهما حسن المعنى في عينه

بسبب نیکی معنے کے جو اون کی ذات مین ہے

الاصل الثاني في استماع الصوت الحسن

اصل دوسری اچھی آواز سننے کے بیان مین

الصوت الحسن نعمة زاد الله تعالى في خلق

اچھی آواز ایک نعمت ہے جو زیادہ کی ہے اللہ تعالے نے انسان کی

الانسان فحسن ادائه وهو نعمة من عنده

پیدائش مین پس اچھا ہے ادا کرنا اوسکا اور آواز اچھی ایک نعمت ہے بندہ پر

الى عبده فهو في نفسه حسن واستماعه مستحسن

خدا تعالی کی طرف سے پس وہ آپ ہی اچھی ہے اور اوسکا سننا بھی اچھا ہے

اذ الله تعالى من به على العباد كما جاء في التنزيل

اسلئے کہ حق سبحانہ تعالے نے احسان جتلایا ہے اپنے بندون پر اوسکے سبب جیسا کہ قرآن شریف مین

ويزيد في الخلق ما يشاء قال بعض

فرمایا زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی پیدائش مین جو چاہتا ہے بعض مفسرین نے

المفسرين وهو الصوت الحسن

کہا وہ آواز نیک ہے

وقرئ في الخلق وهو من نوادر القوة

بعض نے خلق بفتح خاء پڑھا ہے یہ قراۃ نادر ہے

واصطفى الانبياء عليهم الصلوة و

چنے گئے ہیں انبیاء علیہم السلام

السلام به قال النبي صلى الله عليه وسلم

ساتھ نیک آواز کے جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے

بعث النبي قط وله حسن الصوت

انبیاء حسن آواز پر مبعوث کئے گئے ہیں

فالتلذذ به شكر النعمة وهو واجب لقوله

پس اچھی آواز سے لذت انبیاء شکر نعمت ہے اور وہ واجب ہے یہ ارشاد الہی

تعالى واما بنعمة ربك فحدث فالحديث

خدا تعالی کی نعمتوں پر شکر ظاہر کرو پس حدیث شریف

يقضي وجوب التلذذ والصوت

واجب ہونے لذت کو تقاضا کرتی ہے اور آواز

القبيح منكر قال الله تعالى انكر الاصوات

بد انکار کی گئی ہوتی ہے فرمایا ہے حق سبحانہ تعالے نے تحقیق بدترین آوازوں کی

لصوت الحمير فثبت ان نقيضه

آواز گدہے کی ہے پس ثابت ہوا کہ نقیض آواز منکر کا

مرضي اذ الشيء يتبين بضده ولان

اور اچھا مرضی ہے اسلئے کہ شے ظاہر ہوتی ہے اپنی ضد سے اور اسلئے کہ

معجزة لداود عليه السلام وهو آية

آواز خوش معجزہ داؤد علیہ السلام کا ہے اور اچھا آواز ایک

من آيات الله تعالى وله تاثير بليغ في

خدا تعالی کی نشانیوں سے اور اسکی تاثیر دلوں میں

القلوب وكذالك كان يرفع من مجلسه

بڑی ہے اور یہی سبب تھا کہ اوٹھتے تھے اونکی مجلس سے

جنائز لما روي عن الثقات لان داؤد

جنازے روایت کی گئی ہے ثقہ شخصوں سے کہ داؤد

عليه السلام كان يسمع قراءته الانس و

علیہ السلام کی قراءۃ سنتے تھے آدمی اور

الجن والوحش والطير حين قرء الزبور

جن اور وحشی جانور اور پرند جب وہ پڑھتے زبور کو

وكان يرفع من مجلسه اربعمائة جنازة ممن

اور اوٹھتے تھے چارسو جنازہ تک اونکی مجلس سے اون لوگوں سے

قد مات من المستمعين وذكر الترمذي

جو مرجاتے تھے سننے والوں سے اور ذکر کیا ہے ترمذی نے

في نوادر الاصول باسناده عن ابن

کتاب نوادر الاصول میں بہ سند ابن

عباس رضي الله تعالى انه قال داؤد

عباس رضی اللہ تعالے عنہ تحقیق داؤد

عليه السلام يقرء الزبور بسبعين صوتا

علیہ السلام پڑھتے تھے زبور کو ستر آوازوں سے

وكان اذا اراد ان يبكي نفسه لم يبق دابة

پڑھتے ایک قراءت جس سے خوش ہوتی حشرات اور تھیں داؤد علیہ السلام جب ارادہ کرتے کہ رولاتے اپنے

في بر ولا جر الا ان يسمع صوته فالصوت

جنگل اور دریا میں مگر یہ کہ سنے آواز اون کی اچھی

الحسن اذا كان معجزة النبي فاستماعه

آواز جب معجزہ ہوا نبی علیہ السلام کا پس سننا اوسکا

واجب كذلك حكم الاشياء السماع

واجب ہوا ایسے ہی حکم سننے سماع کا ہے کیونکہ وہ آواز خوش بھی

اذ حق المعجزة هو الاظهار والمشاهدة

کیونکہ حق معجزہ کا ہے ظاہر ہونا دیکھنا

والقبول اما قوله عليه الصلوة والسلام

قبول ہونا اور قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا

صوتان ملعونان صوت بكاء عند المصيبة

کہ دو آوازیں ہیں لعنت کی گئی ہیں ایک آواز رونے نوحہ کی وقت مصیبت کے

وصوت مزمار عند نغمة فهو دليل

اور دوسری آواز مزمار کی وقت خوشی کے پس یہ قول دلیل

الاباحة لان مفهوم الخطاب يقتضي

مباح ہونے کی ہے کیونکہ مفہوم خطاب کا تقاضا کرتا ہے

اباحة في غير هذه الاحوال والا

مباح ہونیکو دوسری حالتوں میں نہیں تو

بطل التخصيص فافهم

خاص کرنا باطل ہو جاوے پس سمجھ

الاصل الثالث فی المزامیر

اصل تیسری مزامیر کے بیان میں

المزمار آلة توجد بها الاصوات الموزونة

لیکن مزامیر پس وہ آلہ ہے جس سے پیدا ہوتی ہے آواز موزون

وهی بالنظر الی نفسها مباحة کما ذکر له

اور وہ بنظر ذات اپنی کے مباح ہے جیساکہ ذکر کیا گیا اوسکا

اما الحرمة فعلة اخر وهو تذکر شرب

ولیکن حرام ہونا اوسکا دوسری سبب سی ہے اور وہ یاد دلاتا ہے پینے

الخمر کما روی عن الثقات عن النبی صلی

شراب کا ہے جیساکہ روایت کیا ہے ثقات نے انحضرت علیہ السلام

الله علیه وسلم اذا حرم الخمر حرام

سے جب حرام ہوی شراب حرام ہوی

المزامیر اذ الناس یضربون وقت

مزامیر بہ سبب اسکے کہ بجاتے تھے وقت

شربه فحرم ضربه لتذکره اياه وهو

پینے شراب کے پس حرام ہوا بجانا اوسکا واسطے یاد کرنے شراب کے اور وہ پینے

قلبی لمعنی غیره فاذا کانت هذه

مزامیر زبونی ہے بہ سبب معنے کے جو غیر اوسکے میں ہیں یعنے شراب میں پس جبکہ یہ سبب

العلة مفقودة یفقد الحرمة ضرورة

گم ہوجاوے حرمت مزامیر کی گم ہو جاوے

ولهذا يباح ضرب الطبل في حروب و

اور اسی سبب سے مباح ہے بجانا نقارہ کا وقت جنگ کے اور

ضرب الشيء في الاوقات الحسنة وغير

بجانا شیء کا اچھے اوقات میں اور سوا اسکے

ذلك فثبت به ان الحكم يتغير بتغير

اس کے پس ثابت ہوگیا حکم کا متغیر ہوجانا سبب کے

العلة واذا كانت النفس منزه عن

بدلنے سے اور جب کہ پاک ہے نفس کھیل

اللهو وموصوفة بالصفوت والزكاء

کو دسے اور صفت کیا گیا ہے پاکیزگی کے ساتھ اور

مشتاقة الى مشاهدة الله ولقائه

مشتاق ہے واسطے دیدار خدا تعالے اور اوسکے ملنے کو

فاصوات المزامير داعية من اللهو

پس آواز مزامیر کی بلاتی ہے اوسکو گدلے پن سے

الى الصفا ومرفعة عن السفل الى

صفائی کی طرف اور اوٹھاتی ہے اوسکو پستی سے

العلى اذ الصوت الحسن قوة الارواح

بلندی کو اسواسطے کہ نیک آواز خوراک ہے روح کی

وقوتها في سيران عالم الملكوت ويؤيده

اور سرورزی ہے اوسکی واسطے سیر عالم ملکوت کے اور تائید کرتا ہے اوسکی

قول ذوالنون المصري حين سئل

فرمانا ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کا جب پوچھا گیا اون سے

عن الصوت الحسن فقال مخاطبا و

اچھی آواز کو فرمایا یہ خطاب ہے اور

اشارات او دعها الله تعالى لكل

اشارہ ہے جو رکھا ہے خدا تعالے نے ہر

طيب وطيبة فاستماعها مباح

پاک مرد اور پاک عورت مین پس سننا اوسکا یعنے مزامیر کا حلال ہے ہر یک مرد اور عورت کو

لفقدان العلة قياسا على ضرب الطبل

بسبب دور ہونے علت کے سوا قیاس بجانا طبل کا

في الحروب الا ترى ان النبي صلى الله

لڑائی مین آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ جائز کیا آنحضرت علیہ الصلوة

عليه وسلم جوز ضرب الدف في النكاح

والسلام نے بجانا دف کا نکاح مین

لاعلان كما جاء في الخبر من الصحاح

واسطے آگاہی کے جیسا کہ صحاح ستہ کی حدیث شریف مین آیا ہے

اعلنوا النكاح ولو بالدف وفي ايام

ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ دف کے ساتھ ہو اور عید

الاعياد والسرور لحديث اخر

اور دوسری خوشی کے دنون مین جائز ہے بموجب دوسری حدیث کے

لاظهار الطرب الا ان في صوته

واسطے اظہار خوشی کے خبردار ہو دف کی آواز مین

وصفين الاطراب والاعلان فالا

دو وصف ہین خوش کرنا اور ظاہر کرنا

طرب للموزونية والالحان لشدته

خوش ہو جو موزون ہونے اور سکے ۔ اور الحان ۔ بڑی آواز ہونے ۔۔ اوسکے

فانظر الى هذين وصفين اباح السماع

انہیں دو وصفوں پر نظر فرماکر آنحضرت علیہ السلام نے ۔ مباح کیا

النبي صلى الله عليه وسلم وضربه فما

سننا اوسکا ۔ اور بجانا اوسکا ۔ اور جو

دونه من المزامير يقاس عليه اذ حرمتها

مزامیر جو اوسکے سوا ہیں ۔ قیاس کئے جائیں اسی پر ۔ اسلئے کہ حرمت اونکی

موجودة بوجود العلة فيفقد فانها

موجود ہو ۔ بسبب وجود ۔ علت کے ہے ۔ جب وہ علت نہ ہوگی ۔ تو

مفقودة وبهذا الاستدلال حمل الامام

حرمت بھی نہ رہیگی ۔ اور اسی ۔ دلیل سے ۔ حمل کیا ہے امام

الغزالى اصوات المزامير على اصوات

محمد غزالی نے احیاء العلوم میں اواز مزامیر کو ۔ آواز

الطيور التي يكون لها حسن الترنم واباح

پرندوں پر جو خوش ۔ آواز ہیں ۔ اور مباح کیا

استماعها فبذلك سمع بعض المغلوبين

سننا اوسکا ۔ اسی سبب سے سنتا ہے سماع مزامیر کا بعض مغلوب الحال

السماع المزامير في غلبات الشوق واما

غلبہ ۔ شوق ۔ میں ۔ لیکن

سماع مشايخنا رضي الله تعالى عنهم

سماع ۔ مشایخ ۔ ہمارے ۔ رضی اللہ ۔ تعالے عنہم کا

فبری عن هذه التهمة فهو مجرد صوت

بری ہے اس تہمت سے اور سننا اونکا صرف زبانی

القوال مع الاشعار المشعرة من کمال

قوالون کے تہا ہمراہ ایسے شعرونکے جو خبر دیتے کمال

صنعت الله تعالی

صنعت الہی سے

بندہ مترجم کہتا ہے کہ اگرچہ اکابر حضرات صوفیہ رضی اللہ عنہم نے سماع مزامیر کیساتہ نہین سنا
فاما متاخرین نے مزامیر کیساتہ بہی سنا ہے جیسا حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ سماع اور
خط مین جو بجواب کسی مولوی صاحب کے لکہا تحریر فرماتے ہین کہ حضرت شاہ العالمین شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ
العزیز نے باوجود کمال علم ظاہر رقت شان در علم باطن سماع غنا مزامیر کیساتہ سنا ہے اور آخر مین اس خط کے احادیث جو
حرمت یا اباحت سماع مین آئی ہین اونکی خوب تحقیق فرماکر لکہتے ہین واسطے لہو کے سب حرام ہے اور واسطے غرض
صحیح کے سب حلال ہے دف کا بجانا نکاح کے اعلان کو مباح ہی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اوسکو شرط نکاح بتلایا ہی
پس جب حلال یا مستحب ہو پہر ڈہول و طنبورہ و نقارہ مین دف سے کیا فرق ہے اور بر تقدیر تسلیم حرمت مزامیر کی
حرمت قطعی نہین ہی۔ دلیل قطعی نہین ہی مگر آئیہ محکم یا حدیث متواتر یا اجماع امت بالفرض اگر حرام ہی ہو
حرمت اوسکی احادیث احاد سے ہے اور احادیث احاد دلیل ظنی ہے حرمت سماع حدیث سے ثابت ہی مگر
مالک رحمۃ اللہ علیہ قایل حرمت اوسکے نہین ہین مکروہ فرماتے ہین شافعی شطرنج کو مباح کہتے ہین حالانکہ لہو ہے
ذبیحہ متروک التسمیہ بنص قرآن حرام ہے شافعی حلال کہتے ہین تاویل کرتے ہین پس مسئلہ غنا و مزامیر حضرت
قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے نزدیک طریقہ و روشنی مین نقشبندیہ مین مختلف فیہ ہی آخر مین فرماتے
ہین اہل سماع و وجد تین ۳ قسم کے ہین۔ اول اہل کمال ہین کہ وجد آتا ہی اونکے باطن پر آتا ہی۔ اور اونکو
بے اختیار کرتا ہی یہ جماعت ضرب المثل ہین انکا انکار موجب خرابی دین ہے۔ دوسرے وہ اشخاص ہین سماع سے
چاہتے احوال شریفہ کے سننے مین جلد سی۔ یہ بہی اچہے ہین۔ تیسرے وہ لوگ ہین جو واسطے ریا اور
دکہاوے کے وجد کرتے ہین یہ جماعت مبتدع ہین۔

الاصل الرابع فی شعر

اصل چوتھی شعر کے بیان مین

الشعر کلام موزون مشعر عن المعانی

شعر ایک کلام موزون ہے باریک معنون سے

الدقیقۃ یصدر عمن له لطیف الطبع فهو

خبر دیتا ہے اور نکلتا ہے اوس شخص سے جسکی طبیعت لطیف ہو پس

اذا کان فی الموعظۃ والحکمۃ وشرح

جب ہو وہ شعر بیچ نصیحت اور حکمت اور ظاہر کرتے

صنع الله تعالے فا وقع فی قلب السامع ویمد الشوق

کاریگری حق سبحانہ تعالیٰ کی اور آوے دل مین سننے والے کے کھینچتا ہے اوسکو شوق

الی الصانع کما جاء فی الخبر ان من الشعر

طرف کاریگر کے جیسا آیا حدیث شریف مین بعض شعر البتہ

الحکمۃ ای ما هو فیه من الفوائد وقعی

حکمت ہین اسے وہ چیز جس مین فائدہ ہین واقع ہوتی ہے

بموزونیۃ فهی حکمۃ بالغۃ لتاثیر القلوب

دل مین بہ سبب موزونیت اپنی کے پس وہ حکمت ہے پہنچنے والی ہے واسطے تاثیر کے دلون مین

والطبع الموزون من مواهبه تعالی

اور طبیعت موزون بخششہائے خدا تعالےٰ سے ہے

یوتیه من یشاء لا صنع فیه المعبد کالصوت

دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اسمین کاریگری نہین بندہ کی جیسے اچھی

الحسن بل هو اشرف منه لانه صفة

آوازمیں بلکہ طبع موزون شریف تر ہے اچھی آواز سے کیونکہ طبع موزون

مخصوصة للانسان وفی الصوت الحسن

خاص ہے انسان کے لئے اور خوش آوازی میں

مشارکة مع الطیور وما دونها من المزامیر

شرکت ہے طیور کی اور سوائے شعر کے مزامیر سے

فهو ایضا نعمة مخصوصة من عنده تعالی

پس وہ بھی نعمت ہے خدائے تعالے کیجانب سے

الی عبده فلا قبیح فی نفسه اصلا

بندہ کو پس نہیں قباحت ہے بیچ نفس شعر کے اصلا

الا تری ان النبی صلی الله علیه وسلم امر

ایا نہیں دیکھا تو نے کہ تحقیق آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا

حسان ابن ثابت لانشاء حتی ینشو الشعر

حسان بن ثابت کو واسطے انشا کرنے شعر کے تاآنکہ وہ شعر تصنیف کرتے تھے

فی مجلسه الشریف وینشد وضع المنبر

اور پڑھتے تھے روبرو آنحضرت صلعم کے اور رکھا آنحضرت صلعم نے منبر

حین انشاه وقال اهج یا حسان وروح

وقت پڑھنے شعر حسان بن ثابت کے اور فرمایا ہجو کر کفار کی اے حسان روح

القدس معك کما ذکر القشیری فی هذا

القدس تیرے ساتھ ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے قشیری نے اس

الخبر فی کتابه بالاسناد الصحیح

حدیث کا اپنی کتاب میں ساتھ اسناد صحیح کے

فاذا كان الشعر من اثر الوحي فلا سبيل

جبکہ شعر اثر وحی سے ہے پس نہیں ہے رستہ

لانكاره ويؤيده قول النبي صلى الله

اوسکے انکار کا اور تائید کرتا ہے اسکی ایک قول آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم ان لله تعالى كنز تحت العرش

و سلم کا تحقیق خدا تعالے کے خزانہ ہین نیچے عرش کے

للانسان مفاتيحها السنة الشعراء و

واسطے انسان کے کنجیان اونکی زبان شاعرون کی ہے

ولهذا اسماه النبي صلى الله عليه وسلم

اسیواسطے آنحضرت علیہ السلام نام رکھا ہے

الحكمة كالشرع لان نزوله من مقامة

شعر کا حکمت مانند شرع ہے کیونکہ اوترنا اوسکا مقام

العلى فثبت انه حسن المعنى في عينه كهو

بلند سے ہے پس ثابت ہوا شعر نیک ہے بہ سبب معنون کے جو اوسکی ذات مین ہین

فلا قبيح فيه الا بعارض في المواضع

پس نہین ہے برائی اوسکی مگر عارض ہونے مو قعون

القبيحة كالفحش والاستهزاء وتزئين

قبیحہ کے مانند فحش اور ہنسی ٹھٹھہ اور تعریف

المحظورات الشرعية والهجو لرسول و

ممنوعات شرعیہ کے اور ہجو کرنا پیغمبر علیہ السلام اور

المومنين وطعن الدين كما فعل الشعراء

مومنون کا اور طعن کرنا دین مین جیساکہ کیا ہے شعراء

الكذابون عن الكفرة والفجرة زمان رسول

جھوٹی کافر و فاسق بزمانہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ تعالی

صلے اللہ علیہ وسلم اور قول حق سبحانہ تعالے کا

والشعراء يتبعهم الغاوون محمول

کہ شاعر پیروی کرتے ہیں اونکی بہکے ہوئے گمراہ حمل کیا گیا ہے

عليهم لا على الشعراء الذين يكون

اوپر اون جہوٹوں کے نہ اون شاعروں پر کہ ہوتے ہیں

في شعرهم شعائر الدين اذ الاشعار

شعر اونکے شعایر دین کے جو شعر کہ

النصيحة مروية عن اكثر الصحابة رضي

واسطے نصیحت دین کے ہیں اکثر اصحاب رسول اللہ

اللہ تعالی عنهم والدليل الظاهر عليه

علی الصلوۃ والسلام سے روایت کئے گئے ہیں دلیل ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام

ان الاشعار لقد انشد بين يدي رسول

آنحضرت علیہ السلام کے روبرو شعر پڑھے گئے ہیں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل هو انشدها

بلکہ خود آپ آنحضرت صلعم نے پڑھی ہیں

وهو دليل الظاهر لاباحة فافهم

پس وہ دلیل ظاہر ہے واسطے اباحت کے پس سمجھ

بندہ مترجم عرض کرتا ہے طبیعتیں انسانونکی تین قسم کی ہیں طبع موزون ـ طبع سلیم ـ طبع نہ موزون نہ سلیم ـ طبع موزون تو وہ ہے جو شعر برعایت قافیہ ردیف کہہ سکے ـ اگر کلام نیک شعرمیں کہا جاوے

تو نیک اور بد کہا جاوے تو بد۔ اور طبع سلیم وہ ہے جو باطل کو ترک کرکے حق کو اختیار کرنے کا ملکہ رکھتا ہو اگر ایک شخص طبع موزون رکھتا ہے اور طبع سلیم نہیں ہے وہ مذموم ہے اور اگر طبع سلیم رکھتا ہے مگر موزون نہیں چاہئے کہ کوشش کرکے موزونیت بھی حاصل کرے تاکہ تقاضۂ حضور نفسانیہ فاضلہ شعر نہیں بنا سکے ہو اور جو شخص کہ نہ طبع سلیم رکھتا ہے نہ طبع

الاصل الخامس فی صوت الحسن

اصل پانچوین آواز نیک خوش

وکلام الموزون وفی اباحتہما جمیعاً

اور کلام موزون کے بیان مین اور ان دونون کی اباحت

فاذا ثبت ان سماع صوت الحسن والشعر

پس ثابت ہوا تحقیق سننا اچھی آواز کا اور ایسے شعر کا

المشعر من صنعت اللہ تعالیٰ جائز فثبت

جس مین کاریگری الٰہی کا بیان ہو جائز ہے پس ثابت ہوا

ان سماع مباح اذا اجتماع الحسن مع الحسن

کہ سماع مباح ہے اور جب اکٹھے ہوئے نیکی نیکی کے ساتھ

یوجب زیادۃ الحسن فیہما فہو حسن و

پس وہ زیادہ نیک ہونے کا سبب ہے اور سننا

استماعہ مستحسن ویشیر الیہ قولہ علیہ

اوسکا بہت اچھا ہے اور اشارہ کرتا ہے اسکیطرف ارشاد آنحضرت

السلام زینوا القرآن باصواتکم فان

علیہ السلام کا سنوارو آوازوں اپنی کو پڑھنے قرآن شریف کے اسلئے کہ

الصوت الحسن یزید القرآن حسناً

آواز خوش زیادہ نیک کرتی ہے قرآن شریف کے پڑھنے کو

فاذا القرآن حسن فی نفسه واداۂ بصوت

اسلئے کہ قرآن شریف نیک ہے اپنی ذات مین اور اچھی آواز سے

الحسن سبب لزیادۃ الحسن فیه لایقاعه

ادا کرنا اوسکا اور زیادہ نیک ہے اثر کرنے کو دل مین

فی قلب السامع فاذا کان الشعر موافقا

سننے والے کے پس جبکہ شعر موافق

لمعناہ فیدخل فی حکمه ایضا فهو لایخلو

سعنے قرآن شریف کے ہو پس وہ داخل ہے اوسکے حکم مین پس شعر دو معنون سے خالی نہین

عن معنیین فاما فی الموعظة الحسنة

ہوتے یا نصیحت مین ہے

فاستماعه حسن بالاتفاق واما فی صفة

پس وہ بالاتفاق اچھی ہے اور یا وہ شعر بیچ صفت

الجرد والامرد والنساء الحسناء فهو

مردون اور عورتون خوبصورت کے ہے پس وہ

محمول علی اشعار حسن الحوار والغلمان

حمل کیا گیا ہے غلمان اور حورون بہشتی پر

فاستماعه مستحسن ایضا لتشویق المؤمن

اوسکا سننا بھی نیک ہے مومن کو واسطے شوق دلانے

الی الآخرۃ وصوت الحسن یوکده

آخرۃ کے اور نیک آواز مدد کرتی ہے شعر کی

عند الاستماع و یوجب زیادۃ التوشیق

اور واجب کرتی ہے زیادہ کرنے شوق کے

الیہا وھو حسن ولانہ سمع النبی صلی اللہ علیہ
طرف آواز کے اور وہ بہت اچھا ہے اور تحقیق سنا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

وسلم قصیدۃ کعب ابن ظہیر فی صدرہ
قصیدہ کعب بن ظہیر کا بیچ

ذکر حسن المرأۃ فتعین استماعہا کما قال
شروع میں ذکر خوبصورت عورت کا ہے پس مقرر ہو گیا سننا اوسکا جیسا کہ کہا ہے کعب

شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول الی
بن ظہیر نے جدا ہوا سعاد پس آج میرا دل غمگین ہے اس مصرعہ

ھذا ھیفاء مقبلۃ عجزاء مدبرۃ وفیہ
تک اگر آگے دیکھو کمر اوسکی باریک اور اگر پیچھے سے دیکھو سرین اوسکے موٹے ہیں اور

صفۃ عجزاء فثبت ان ذکر المصنوع لامرد
اس مصرعہ میں صفت سرین کی ہے پس ثابت ہوا تحقیق ذکر کرتا کاریگری جسم

استماعہ بالصوت الحسن مستحسن لانہ
امرد اور عورت کا شرع میں جائز ہے اور سننا اوسکا آواز خوش سے اچھا ہے کیونکہ

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقبول
سنا اوسکو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول کرکر

وقال من حفظ ھذہ القصیدۃ فلہ
اور فرمایا جو یاد کرے اوس کو اوس کے واسطے

الجنۃ وروایۃ انہ صلی اللہ علیہ
جنت ہے اور روایت کیا گیا ہے تحقیق آنحضرت علیہ الصلوٰۃ

وسلم سمعہا بالالحان فی المسجد
والسلام نے سنا اوس قصیدہ کو ساتھ الحان کے مسجد میں

وانشاء حسان بن ثابت والشعر

فبهذا الاستدلال اباح المشائخ السماع
پس اس دلیل سے مباح کیا ہے مشائخ نے سماع کو

بالاتفاق فاما ضرب الید علی الید
بالاتفاق اما مارنا ہاتھ کا ہاتھ پر

فعند البعض استحسانه لاطراب
نزدیک بعض مشائخوں کے اچھا ہے واسطے خوش کرنے

القلوب المستمعین واظهار التواجد
دل سننے والوں کے اور ظاہر کرنے اونکے وجد کے

وهو محمول علی ضرب الدف وروی
اور وہ محمول کیا گیا ہے دف پر اور روایت کیا ہے

البعض انه ضرب الاعرابی هکذا بین
بعض نے کہ تحقیق مارا ہے اعرابی نے ایسا

یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم
آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے

عند انشاء الشعر بالالحان حتی تواجد
وقت پڑھنے شعر کے ساتھ الحان کے یہانتک کہ جنبش کیا

النبی علیه السلام مع الصحابة رضوان الله علیهم
آنحضرت علیہ السلام معہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

اصل السادس فی شروط الاباحة
صل چھٹی بیان شرطوں اباحت سماع کے

اجمع الصوفیة والمحدثون ان السماع
حضرات صوفیہ و محدثین علیہ الرحمۃ متفق ہیں اسپر کہ سماع

بالنظر الى نفسه مباح والعلة للحرمة

اپنے نفس مین مباح ہے اور حرمت اوسکی کا سبب

التلهي وما روي الفقهاء من الاخبار

لہو کے ہے اور جو کچھ روایت کیا ہے فقہانے حدیثون

والآثار في حرمته فهو محمول عليه ولفقد

اور آثار سے بیچ حرمت سماع کے پس وہ محمول ہے لہو پر اور گم ہوجانے

انها فقد الحرمت قال شيخنا نظام

لہو سے گم ہوجاویگی حرمت اوسکی اور فرمایا ہے ہمارے شیخ

الملة والدين قدس الله سره العزيز

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیار علیہ الرحمۃ نے

وهو امقتداء علماء الدين ويكون له

اور وہ پیشوا علما کے ہین اور اونکے واسطے

مقام الاجتهاد في عصره السماع في

مرتبہ اجتہاد کا ہے اپنے زمانہ مین سماع

نفسه مباح وانما اختلف حكمه في احد

اپنی ذات مین مباح ہے مگر مختلف ہوتا ہے حکم اوسکا عارض

امور الاربعة لابد السماع منها وهو

ہونے چار باتون مین سے ایک کو جو ضرور ہین اوسکے سے

المسمع والمسموع والمستمع وآلة الاستماع

ایک سنانیوالا دوسرا سنایا گیا تیسرا سننے والا چوتھا آلہ سماع

في الذي في المسمع ان يكون من يسمع

یعنے مطرب وراگ و صوفی- اگر سنانیوالے مین گمان فتنہ کا ہو یعنے یعنے مرد یا عورت

منطنة الفتنة وفي المسموع ان من الشعر

وہ شعر اور سنے گئے ہیں

ما نهي عن مثله الشرع وفي المستمع ان

مثل اس کی کو شرع نے منع کیا ہو اور سننے والے میں یہ کہ

يزيد السماع في الهواء ويدعوه الى

زیادہ کرے اوسکو حرص اور بلاوے اوسکو طرف

التصنع والريا وفي الة ان يكون يشا

بناوٹ اور ریا کے اور ساز میں یہ کہ ہووے

من المزامير فاذا كان السماع منزها

مزامیر سے پس جب کہ سماع ان

من هذه العوارض فهو مباح بالاتفاق

عوارض سے پاک ہو تو وہ مباح بالاتفاق ہے

وله دلايل من المعقول والمنقول فا

اور اوسکے واسطے دلیلیں ہیں معقول اور منقول سے پس

المعقول لما ذكرنا والمنقول فنذكره

معقول کا ذکر کیا گیا اور منقول اب ہم ذکر کرتے ہیں

في الاصول

ان اصول میں

الاصل السابع في متمسكاته

اصل ساتوین تمسکات مین

من الآيات

آیات سے

قال اللہ تعالیٰ فبشر عبادی الذین

فرمایا ہے حق سبحانہ تعالےٰ نے خوشخبری دے میرے بندوں کو وہ جو

یستمعون القول فیتبعون احسنہ ۰ الی آخرہ

سنتے ہیں بات کو پس پیروی کرتے ہیں اچھی اور نیکی کو

فالقول یقتضی التعمیم والاستغراق

پس یہ بات تقاضا کرتی ہے عام طور کو اور شمول کو خالق اور مخلوق کی بات کو

والدلیل علیہ انہ مدحہم باتباع الا

اور دلیل عام ہونے پر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تعریف فرمائی بندوں اپنے کی پیروی کرے

حسن اذ تفضیل الشیٔ علی نفسہ لا

خوش تریں بات کی عام باتوں سے - بزرگی شے کی اپنے نفس پر نہیں

یجوز فثبت ان المراد بہ جنس القول

ہوتی پس صرف خالق کی بات کو مراد نہیں ہے پس ثابت ہوا مراد جنس بات سے ہر

من کلامہ تعالیٰ وکلام المخلوق ؎

حق سبحانہ تعالےٰ کے کلام اور کلام مخلوق سے

ولو کان الالف واللام بدلا من

اور اگر ہووے لام الف عوض

المضاف الیہ کما اراد الزاہدی

مضاف الیہ کے جیسا کہ ارادہ کیا ہے زاہدی نے

ای یستمعون قولی فالشعر اذا کان موافقا

اور معنے بیان کیے کہ بات میری - اس صورت میں شعر جب موافق ہوگا

لمعناہ یدخل فی حکمہ ایضا -

معنے قول خدا تعالےٰ کے داخل ہوگا اسی حکم میں -

الثانية قوله تعالى واحل لكم الطيبات

آیتہ دوسری فرمایا ہے خدا تعالے نے حلال کیئے گئے واسطے تمہارے طیبات

وهو ما يكون به طيب النفس الا ان

اور وہ وہ ہے جس سے خوش ہووے نفس مگر یہ کہ

يكون حرمته منصوصة اذ الاصل

ہووے حرام ہوا اوسکا ظاہر کیا گیا ہو کیونکہ اصل

في الاشياء الطهارة والسماع اطيبها

تو سب چیزوں میں پاکی ہے اور سماع پاکیزہ ترین چیزونکا

لان به طيب القلب وروح الروح

کیونکہ اوس سے خوشی دل کی اور خوشی روح کی ہے

فهو ايضا حلال بدلالة النص الثالث

اور نیز حلال ہے دلیل سے آیتہ تیسری

قال الله تعالى وجعل لكم السمع والا

فرمایا خدا تعالے نے واسطے تمہارے بنائے شنوائی اور

بصار والافئدة قليلا ما تشكرون

بینائی اور دل تاکہ تم شکر کرو

ان الله تعالى من به على العباد وهو يشتمل

تحقیق خدا تعالے نے احسان جتلایا بندوں پر شنوائی کا اور وہ شامل ہے

كل المسموعات الا ما يدعوا الى الفسق

سب چیزوں سننے گئے پر مگر جو چیز کہ بلاوے فسق کی طرف

فالسماع الذي ليس له محظورات الشرعية

پس جس سماع میں محظور شرعی نہ ہو

شی فهو داخل فی حکمه وقوله تعالی

وہ داخل ہے احسانات خدا تعالے مین اور فرمانا حق سبحانہ تعالے کا

واستفزز من استطعت منهم بصوتك

بعض آدمی ایسے شخص ہین جو خرید کرتے ہین لہو کی بات کو

فهذه النصوص ماوّلة وفیها اقوال

اس نص کے معنے مین تاویل کی گئی ہے اور اس مین مفسرو کے

المفسرین قال بعضهم هو الحدیث هو

بہت سے قول ہین بعض مفسرین نے کہا ہے لہو سے مراد

السحر والکهانة وفی السمود هو اللعب

جادو اور کہانت ہے اور سمود مین کھیل

والاستهزاء وفی الصوت هو الذی

اور تمسخر ہے اور آواز ون مین مراد وہ ہے جو

یدعو الی الفساد وقال بعضهم هی

فساد کی طرف بلاوے اور بعض مفسران نے کہا ہے کہ مراد

الغناء فتعین القول البعض لیس

غنا ہے پس معین کرلینا بعض کے قول کو واجب

بواجب لما ذکر وان سلم تاویلهم

نہین ہے اور اگر تاویل کو مان ہی لیا جاوے

فالتوفیق بین الاقوال ممکن اذ المراد

تب یہی موافقت کرنا اور اس مین ممکن ہے اسلئے کہ غنا سے

بها غناء الجاهلیة وهی استماع اشعار

مراد غنار جاہلیت ہے اور وہ سننا اون شعرون کا ہے

التي تكون فيها قصاء حروب الكفار

جسمیں ذکر قسموں لڑائی سمجھاعت کفار کا ہو

وذكر معاشقهم ووصف اصنامهم

یا ذکر عشق بازی اونکے کا یا تعریف جمون اونکی ہو

فالاصل ان اللهو واللعب والدعوت

پس اصل یہ ہے اوس غنامین کھیل کود اور بلانا

الى الفساد فيه موجود والدليل عليه

طرف فساد کے موجود ہے اور دلیل لہو حدیث

الخرابة اولى ليضل عن سبيل الله

ہونیکی آخر آیتہ پہلی کا کہ جو گمراہ کرتا ہے خدا تعالےٰ سے وہ غنا جاہلیت ہے

فالسماع الذى يفتح سمع الاغناء ويدعو

پھر سماع جو کھولے کان سننے والوں کے اور بلاوے

الى سبيله تعالى بترك الالتفات عما سواه

طرف راستہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ چھوڑ دینے توجہ بے غیر اللہ کے پس

خارج عن حكمه ولهذا اول ابن مسعود

وہ خارج ہے حکم غنا جاہلیت سے اور اسیواسطے تاویل کیا ہے ابن مسعود

رضى الله تعالى عنه هو الحديث بالشعر

رضی اللہ تعالےٰ نے لہو حدیث کو ساتھ شعر کے

واستماع الشعر فى نفسه ليس بحرام لانه

اور سننا شعر کا اپنی ذات میں حرام نہیں ہے کیونکہ

سمع النبى صلى الله عليه وسلم والشد

سنا ہے آنحضرت علیہ السلام نے اور پڑھا ہے شعر کو

الصحابة رضي الله تعالى عنهم

اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

فالحرمة فيه بعارض وهو الاستهزاء

پس حرام ہونا شعر کا بسبب عارض کے ہے اور وہ تمسخر ہے

في الدين والاضلال وتزيين الكفر في

بیچ دین کے جو گمراہ کرتا ہے بسبب زینت دینے کفر کے

قلوب المؤمنين كما ذكرنا في نشان

مسلمانوں کے دلوں میں جیسا کہ ذکر کیا

شعراء الضالين فحكمه صار في الغناء

شعراء گمراہ کا پس حکم شعر کا غنا میں بھی ہے یعنے غنا بھی

فهو اذا كان فارغا عن هذه العوارض

فی ذاتہ حرام نہیں اگر مرد یا عورت کی زبانی سننے سے حرام ہو جاتا ہے پس غنا جب خالی ہو ان عوارض سے

مباح بالاتفاق

جو موجب حرمت ہیں پس وہ مباح ہے بالاتفاق

فصل الثامن في تمسكاته

آٹھویں فصل بیچ بیان تمسکات

من الاخبار المشهور

حدیثوں مشہور سے

منها ما روى الثقات عن عائشة رضي

اور بعض احادیث سے وہ ہے جو روایت کی ہے ثقہ بزرگوں نے حضرت عائشہ

الله تعالى عنه بالاسناد الصحيح ان

رضی الله تعالے عنہا سے ساتھ اسناد صحیح کے تحقیق

ابا بكر رضي الله تعالى عنه دخل عليها

ابو بکر رضی الله تعالے عنہ حضرت عائشہ کے گھر میں داخل ہوئے

وعندها جاريتان تغنيان وتضربان

اور اون کے پاس دو چھوکریاں تہیں جو گاتیں تہی اور دف

بدفين ورسول الله صلى الله عليه وسلم

بجاتی تہیں اور آنحضرت علیہ السلام

متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكر فكشف رسول

منہہ پر چادر لئے ہوئے لیٹے تھے پس منع کیا اون لڑکیونکو حضرت ابوبکر نے کہا تب پس رسول

الله صلى الله عليه وسلم عن وجهه وقال

خدا علیہ السلام نے منہ مبارک اپنا چادر سے کہولا اور فرمایا

دعهما يا ابا بكر فانها ايام عيد وفي رواية

چہوڑ اے ابا بکر ان دونوں کو تحقیق یہ دن عید کا ہے اور ایک دوسری

اخرى قال ابو بكر رضي الله تعالى عنه

روایت میں ہے کہ ابو بکر رضی الله تعالے عنہ نے

مزمار الشيطان مرتين فقال النبي

دو بار فرمایا مزمار شیطان ہے پس فرمایا آنحضرت

صلى الله عليه وسلم دعهما يا ابا بكر فان

علیہ السلام نے چہوڑ ان دونوں کو ابوبکر کہ تحقیق

لكل قوم عيد وعيدنا هذا اليوم فنهى

واسطے ہر قوم کے عید ہے اور عید ہماری آجکا دن ہے پس منع کرنا

ابی بکر یدل علی حرمة السابقة لعلت

حضرت ابوبکر صدیق رض کا دلالت کرتا ہے پہلی حرمت پر سبب

التلهی والدعوت الی الفساد والتی

لہو کے اور بلانے طرف فساد کے جو

توجد فی غناء الجاهلیة وتسلیم رسول

غناء ایام جاہلیت میں تہا اور مان لینا رسول اللہ

الله صلی الله علیه وسلم یشیر الی اباحة

صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ کرتا ہے مباح ہونے پر

الاحقة وبالنظر الی الاصل وهو الصوت

جو لاحق ہے نظر کرنے اصل اباحت کے ہے اور وہ آواز

والکلام الموزون المشحون من الحکمة

خوش و کلام موزون ہے جو شامل ہے حکمت

والموعظة وحب الله تعالی فاذا کان

اور نصیحت اور محبت حق سبحانہ تعالے پر پس جگہ تہا

غناء الجاهلیة حراما لهجا للسکر والا

غناء جاہلیت کا حرام برانگیختہ کرنیوالا نشہ اور

صنام فکان غناء الاشعار التی یکون

بتوں کو پس ہوا وہ غنا اور شعر جن میں

فیها ذکر الالاء النعمة ونعمائه المودعة

ذکر ہو نشانیوں نعمتہا اللہ تعالی جل شانہ کا جو پہنچی ہیں

منتجا بتزیین الاسلام فی القلوب و

اور نتیجہ دینے والی ہیں آرائشگی اسلام کو دلوں میں اور

الدعوة الى دار السلام عند علام

بلانیوالی ہین طرف سلامتی کے گہر کے نزدیک جاننے والے

الغیوب وکذلک قال الصوفیة السماع

غیبون کے اسی واسطے فرمایا ہے حضرات صوفیہ علیہ الرحمہ نے کہ سماع

محرک القلوب الى عالم الغیوب فان

حرکت دینے والا ہے دلون کو طرف عالم الغیوب کے پس اگر

قلت اذا کانت اباحة مقیدة فی یوم

کہے تو جب اباحت قید کی گئی عید ہی کے

العید فکیف یدل علی استماعه فی غیر

دن کو ہے پس کیونکر دلالت کرتا ہے غیر وقت عید کے

ذلک الوقت قلت المراد بالعید

سننے کو کہیں گے ہم مراد عید کے

یوم عید به السرور والدلیل علیه

دن سے وہ دن ہے جس مین خوشی ہو اور دلیل اسپر

ذکر الایام ویؤیده قوله تعالى ربنا

فرمایا علیہ السلام کا ہی کہ ایام عید نہ ایک دن عید کا اور تائید کرتا ہے اسکی قول اللہ تعالی کا

انزل علینا مائدة من السماء الى الآخر

اوتار ہمارے اوپر خوان آسمان سے آخر

آیة یکون عیدا لاولنا وآخرنا

آیت تک۔ تاکہ ہووے عید ہماری واسطے اول اور آخر

فالمراد به اعادة السرور فثبت ان

پس مراد عید سے پھر آنا خوشی کا ہے پس ثابت ہوا

كل يوم يعود بالسرور فهو عيد

جس دن خوشی ہووے دن عید کا ہے

ومنها ما روي عن عائشة رضي الله

اور بعض اخبار مشہورہ سے وہ ہے جو روایت کی گئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالى عنها قالت كانت عندي جارية

تعالے عنہا سے فرمایا ہے حضرت صدیقہ نے تھی میرے پاس ایک لڑکی

من الانصار فزوجتها الى رجل من

قبیلہ انصار سے نکاح کردیا میں نے اوسکا ایک مرد انصار کے

الانصار فقال رسول الله صلى الله عليه

ساتھ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم يا عائشة الا تغنين هذا الحي

وسلم نے اے عائشہ کیوں غنا نہ کیا تو نے قبیلہ

من الانصار فانهم يحبون الغناء فهذا

انصار میں کیونکہ انصار دوست رکھتے ہیں غنا کو پس یہ

الحديث دليل اباحة مطلقة لان النبي

حدیث دلیل ہے مطلق مباح ہونے غنا پر کیونکہ تعریف فرمائی

صلى الله عليه وسلم وصف الانصار

آنحضرت علیہ السلام نے انصار کو

بحب الغناء وقد قال الله في شان

دوستی غنا پر اور تحقیق فرمایا حق سبحانہ تعالے نے بیچ شان

اصحابه ولكن الله حبب اليكم الايمان و

اصحاب آنحضرت علیہ السلام کے تحقیق محبوب کردیا ہے تمکو ایمان اور

زينة في قلوبكم وكره اليكم الكفر

زینت کردیا ہے اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کردیا تمہارے دلون مین کفر

والفسوق والعصيان فلو كان

اور فسق اور گناہ پس اگر ہوتا

الغناء معصية لكان عليهم مكروها

غناء گناہ البتہ ہوتا اوپر دلون مین مکروہ

لا محبوبا فثبت به ان استماعه مستحب

نہ محبوب پس ثابت ہوا اوس سے کہ سننا غنا کا مستحب ہے

في كل الازمان فلا يختص في الوليمة

سب اوقات مین نہ ایک وقت مین اسلئے کہ نہین خاص ہے ولیمہ کو

اذ الحب لا يتعين في وقت دون وقت

محبت تو سب وقتونکو شامل ہوتی ہے

فيشتمل كل الاوقات وفي اباحته كثيرا

مباح ہونے غنا مین بہتسا حدیثین

من الاخبار المسندة من حيث لا يحصى

اسناد کی ہوئی ہین اون کا احاطہ

عددها ونحن اكتفينا بالحديثين اذهما

نہین ہو سکتا ہمنے دو حدیثون پر کفایت کری گواہی کو

كافيان للشهادة وما روى الفقهاء من

کافی اور جو روایت کی فقہا علیہ الرحمۃ نے

الاخبار عن ابي امامة وجابر وغيرهما

ابی امامہ جابر اور دیگر اصحاب نے رسول اللہ علیہ السلام کو

رضي الله تعالى عنهم في حرمة فلا

رضی اللہ تعالے نے عنہم بیچ حرمت غنا کے وہ نہیں

يتصل بصحة الاسناد فلا يعتبر عند

ملتیں سند صحیح سے پس اعتبار نہیں کیا گیا نزدیک

المحدثين كما ذكر الشيخ مجد الدين رحمه الله

محدثوں کے جیسا کہ ذکر کیا شیخ مجد الدین رحمہ اللہ

عليه في كتابه صراط المستقيم ولو اعتبر

علیہ نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں اور اگر اعتبار بھی کیا جاوے

فلا يعارض حديث عائشة رضي الله

نہیں مقابل ہوتی حدیث عائشہ رضی اللہ

تعالى عنها لانها اشهر فقها منه ولو تأ

تعالے عنہا کو کیونکہ وہ مشہور تر ہیں فقہا میں اوس سے اور اگر

ملت فيهما لعرفت ان كل واحد منهما

تامل کرے تو اون دونوں حدیثوں میں پہچان جاویگا تو کہ تحقیق اون دونوں میں

دليل على اباحة فالاول ما روي عن

دلیل اسپر اباحت کی ہے پہلی حدیث جو روایت ہے

ابي امامة رضي الله عنه انه قال عليه

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے تحقیق فرمایا آنحضرت

الصلوة والسلام ما من رجل يرفع

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی آدمی جو بلند کرتا ہے

صوته في الغناء الا بعث الله عليه

آواز اپنی غنا میں بھیجتا ہے اللہ تعالے اوسپر

الشيطانين احدهما على هذا المنكب

دو شیطانوں کو ایک اوس کے ایک کندھے پر اور

والآخر على هذا المنكب فالوعيد يرجع

دوسرا ایک کندھے پر پس یہ وعید آتا ہے بلند

الى رافع الصوت عند الغناء لا الى

کرنے والی آواز پر غنا کرتی ہوئی نہ

السامعة فلا حجة للمنكر في حرمة اذ هو

سننے والی پر پس نہیں حجت ہے منکر کو حرمت غنا پر کیونکہ

مزاحمة عند الاستماع فهو ممنوع لمن اجهر

بلند کرنا آواز کا مزاحمت کرتا ہے سننے غنا کے اور یہ ممنوع ہوا

فيدل على جواز استماعه الا ترى ان النبي

پس دلالت کرتی ہے جائز ہونے سننے سماع کو آیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ ان

امر بالاستماع والانصات عند تلاوة

حکم کئے گئے ہیں ساتھ سننے کے اور چپ رہنے کے وقت تلاوت

القرآن اذ التكلم يزاحم الاستماع الا

قرآن شریف کے کیونکہ کلام کرنا مزاحمت کرتا ہے سننے کو

خبر ما روى عن جابر رضي الله تعالى عنه

اور حدیث دوسری وہ ہے جو روایت کی ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عن النبي عليه الصلوة والسلام

آنحضرت صلوۃ اللہ و سلامہ علیہ سے

قال عليه السلام ان ابليس اول من

فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اول وہ شخص جسنے ... گیا

زاجر لتغنی فهو ما اول بانبیاء الریاء فی
التغنی و الاستهزاء اذ نوحه و غناءه
دعوة الی الریاء و الهو فهو ممنوع بالاتفاق
اسکا ہے ریا و لہو ہے پس یہ ممنوع ہے بالاتفاق
اما النوحة علی فوت العبادة و الغناء لطیب
لیکن رونا فوت عبادت پر اور گانا واسطے خوشی
القلب فلا یشبه فهو مباح کما ثبت فبهذا
دل کے مشابہ نہیں ہوتا ابلیس سے پس وہ مباح ہے جیسا کہ ثابت ہوا پس اس
یحصل التوفیق بالاخبار هو الاصل اما
تقریر سے حاصل ہوتی ہے موافقت حدیثوں میں اور وہ اصل ہے لیکن
قولهم الغناء حرام و الجلوس فیها فسق
یہ قول فقہا کا کہ غنا حرام ہے اور بیٹھنا اوس میں فسق ہے
و التلذذ بها کفر فهو افتراء محض منه لیس
اور لذت پانا اوس سے کفر ہے یہ قول افترا محض ہے نہیں ہے
فیه رونق کلامه علیه السلام اذ التلذذ
اسمیں رونق کلام آنحضرت علیہ السلام کا کیونکہ لذت پانا
بالحرام و ان کان زنا لیس بکفر عند اهل السنة
گناہ سے اگرچہ زنا ہی ہو کفر نہیں ہے نزدیک اہل سنت
و الجماعة فهذا القول یرجع الی عقیدة اهل
و جماعت کے پس یہ قول رجوع کرتا ہے طرف عقیدہ اہل

الهواء فلا يعتقد به ؛

ہوا خواہ جو کہ اعتقاد کرنا چاہیے اوسکو

الاصل التاسع فی آثار المرویۃ

اصل نوین بیچ خبرون مشہور کے جو روایت کی گئی

عن الثقات

ثقات سے

روی الشیخ العارف ابوطالب مکی رحمۃ

روایت کیا شیخ عارف ابو طالب مکی

اللہ تعالی علیہ عن کثیر من السلف صحابی

علیہ الرحمۃ نے بہت سے سلف صالح اصحابون

وتابعی وغیرھم ان السماع مباح وسمع

اور تابعین اور سوائے اونکے سے کہ تحقیق سماع مباح ہے اور سنتا ہے

کثیر من الصحابۃ والتابعین وقوله معتبر

بہت سے اصحاب اور تابعین رضی اللہ عنہم نے اور قول اونکا معتبر ہے

لوفور علمه وکمال حاله وعلمه باحوال

بہ سبب زیادتی علم اونکے اور کمال حال اونکے اور علم اونکے احوال

السلف وقال ان انکر ھذا السماع مجملا

سلف پر اور فرمایا اونہون نے اگر انکار کیا جاوے اس سماع کا مجمل

مطلقا غیر مقید ومفصلا یکون انکار

مطلقاً بغیر قید اور تفصیل کے تو یہ انکار ہوگا

علی سبعین صدیقا وان کنا نعلم الا

ستر صدیقوں کا اور ہم جانتے ہیں کہ

نکارا اقرب الی طبع القراء المتزھدین

انکار قریب تر ہے طرف طبیعت قاریوں اور زہد کہلانیوالوں

وانا لانفعل ذلک لان نعلم ما لا یعلمون

اور ہم انکار نہیں کرتے کیونکہ ہم جانتے ہیں اوس چیز کو کہ وہ نہیں

وسمعنا من السلف الصالح ما لا یسمعون

اور سنا ہے ہمنے سلف صالح سے وہ جو نہیں سنا ہے انہوں نے

وقال ایضا ان المنکر للسماع علی الاطلاق

اور کہا ہے کہ تحقیق منکر سماع مطلقاً

من غیر تفصیل لا یخلو من احد الافات

بدون تفصیل خالی ہوں تین آفتوں سے

الثلثة اما جاھل بالسنن والاثار واما

یا تو جاہل ہے سنتوں اور آثار سے اور یا

معس بما ابیح له من اعمال الاخیار واما

تنگ کرنیوالا ہے اوس چیز کو کہ مباح کیا ہے اوسکو نیک عملوں سے اور یا

جامد الطبع لا ذوق له وھو کحمار یحمل

منجمد ذہنی ہے کہ نہیں ذوق اوسکو اور وہ مانند گدھے کے ہے اٹھاتا ہے

اسفارا وذکر فی کتاب البیان فی الفقه

کتابوں کو اور ذکر کیا ہے بیچ کتاب بیان کے جو علم فقہ میں ہے

یروی عن عثمان رضی الله تعالی عنه

روایت کی گئی ہے عثمان رضی الله تعالی عنہ سے

انه كان عنده جاريتان تغنيان فلما كان

[illegible]

وقت السحر قال امسكوا فان هذا وقت

وقت سحر کا کہا وہ ... بند ہو جاؤ کہ یہ جب ... وقت

الاسفار وروي الشيخ عبد الرحمن السلمي

صبح کا ہے اور روایت کی گئی ہے شیخ عبد الرحمن سلمی سے

باسناد عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما

ساتھ اسناد ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے

انه سئل عن الغناء فقال لاباس به اذا

کہ تحقیق وہ سوال کئے گئے غنا سے فرمایا نہیں ہے خوف جب

لم يكن معه شراب وفي تهذيب الا

نہو اس کے ساتھ شراب اور بیچ تہذیب الاخلاق کے

مام الشافعي ان عمر رضي الله تعالى عنه

امام شافعی رح سے منقول ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

اذا خلا في داره يترنم بالبيت والبيتين

اپنے گھر میں اکیلے ہوتے ترنم کرتے ایک بیت یا دو بیت کے ساتھ

فاستاذن عليه عبد الرحمن بن عوف

پس اذن مانگا انکو عبد الرحمن بن عوف نے

وهو يترنم فقال سمعتني يا عبد الرحمن

حالانکہ وہ ترنم کرتے تھے پس کہا سنا تونے اے عبد الرحمن

فقال نعم اذا خلونا منازلنا نقول كما تقول

کہا ہاں جب میں اکیلا ہوتا ہوں اپنے مکانوں میں کہتا ہوں جیسا تم کہتے ہو

فثبت بهذا ان الغنا لتطييب النفس مبا
پس ثابت ہوا کہ غنا واسطے خوش کرنے نفس کے مباح تھا

وهو متعارف بينهم وذكر الغزالي عن
اور مشہور تھا اون میں اور ذکر کیا ہے امام غزالی نے

يونس بن عبد الاعلى انه قد سئلت الامام
یونس بن عبد الاعلی سے کہ سوال کیے گئے امام

الشافعي عن اباحة اهل المدينة السماع فقال
شافعی رح مباح کرنے سماع کو اہل مدینہ سے پس فرمایا

لا اعلم احدا من علماء الحجاز ان يكره السماع الا ان
نہیں جانتا ہوں کسیکو علماء حجاز سے کہ مکروہ جانتا ہو راگ کو مگر یہ کہ

يكون منه في الاوصاف منكرا اما قول ابن
ہووے کوئی وصف انکار کیے گئے سے لیکن قول ابن

مسعود رضي الله تعالى عنه الغناء ينبت النفاق
مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کا کہ غنا اوگاتا ہے نفاق کو

في القلب كما ينبت الماء البقل فهو دليل
دل میں جیسا کہ اوگاتا ہے پانی سبزہ کے تئیں پس یہ دلیل ہے

على اباحته اذ النفاق لا يصلح الا في امر
مباح ہونے پر اوسکی اسلیے کہ نفاق صلاحیت نہیں رکھتا مگر نیک

صالح بان يكون الفاعل نية فاسدة فا
کام میں اسطورپر کہ فعل کرنیوالے کی نیت فاسد ہو پس

النية الفاسدة يفسد العمل فثبت بـ
نیت فاسد نیک عمل کو فاسد کرتی ہے پس ثابت ہوا اس کہنے سے

ان الغناء فی نفسه امر صالح بالاتفاق

کہ غنا اپنی ذات میں نیک ہے بالاتفاق

اما قول عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه ما

لیکن قول عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ نہ

تغنیت ولا تمنیت ولا مسست ذکری

گایا میں نے اور نہ آرزو کی میں نے اور نہ چھوا شرمگاہ اپنی داہنے

بیمینی منذ بایعت رسول اللہ صلی اللہ

جب سے کہ بیعت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم فهو محمول علی غناء الجاهلیة

علیہ وسلم سے پس یہ قول حمل کیا گیا غناء جاہلیت پر

لتوفیق الآثار بین القولین وهو الاصل

واسطے موافقت دونوں قولوں کے۔ یعنے قول اول گانے دو کنیز کے پس یہ ہے اصل

ولذا قال الشیخ فی السماع حلال وحرام

اور اسی لئے فرمایا حضرت سلطان المشائخ رحمۃ نے کہ بیچ سماع کے حلال و حرام

وشبهة فمن سمع بنفس مشاهدة شهوة

و شبہہ ہے پس جو شخص سنے ساتھ نفس۔ شہوۃ اور حرص کے

وهوی فهو حرام لمشابهة غناء الجاهلیة

پس یہ حرام ہے واسطے مشابہ ہونے غناء جاہلیت کے

ومن سمع بطبع علی صفة مباح من

اور جو کوئی سنے ساتھ طبیعت کے اوپر صفت مباح کے کنیز

جاریة او زوجة کان فیه دخول شبهة لهو

یا زوجہ اپنی سے اس میں شبہہ لہو کا ہے

ومن سمع بقلب سليم عن اللهو والطبع للا
اگرچہ مباح ہے اپنی ذات میں اگر کوئی سنے دل سلامت سے جو لہو اور لذت طبیعت کے

عتبار والانتباه والشوق الى لقاء الله تعالى
سبب سے واسطے عبرت اور خبردار ہونے اور شوق ملاقات واسطے رب اپنے کے

فهو حلال بالاتفاق ويومى اليه اقوال الصوفية
پس یہ حلال ہے بالاتفاق اور اشارہ ہے طرف اوسکے اقوال حضرات صوفیہ نیز

قال ذى النون السماع وارد حق يزعج القلب
فرمایا ہے حضرت ذوالنون مصری رح نے کہ سماع وارد حق تعالیٰ کیطرف سے ہے اوبھارتا ہے دلکو

الى الحق فمن اصغى اليه بحق تحقق ومن اصغى
طرف خدا تعالیٰ کے پس جسنے واسطے حق کے سنا محقق ہوا اور جسنے سنا تقاضائے

اليه بنفس تزندق وكذا قال الشبلى حين
نفس سے زندیق ہوا اور ایسی ہی فرمایا شبلی رح نے جب

سئل عنه ظاهره فتنة وباطنه عبرة فمن عرف
پوچھا گیا اون سے ظاہر سماع فتنہ ہے اور باطن اوسکا عبرت ہے پس جس نے پہچانا

الاشارة حل له السماع والا فقد استدعى
اشارہ کو حلال ہوا اوسکو سماع اور نہیں تو چاہا اوس نے

الفتنة وتعرض البلية فثبت بهاان السماع
فتنہ اور آگے آئی بلا پس ثابت ہوا سماع

اللطيف غذاء الارواح لاهل المعرفة
لطیف غذا روح کی ہے واسطے اہل معرفت کے

وبالنظر الى نفسه حسن لا قبح اصلا فقه
اور اپنی ذات میں اچھا ہے کوئی قباحت اوسمیں نہیں کیونکہ وہ

حظ الارواح وبه هزت الاشباح
حظ روح ہے اور ہلتے ہیں اوس سے بدن

قال ابو علی دقاق السماع الطف غذا
کہا ہے بو علی دقاق رح نے کہ سماع لطیف تر غذا

الارواح لاهل المعرفة ولکن مختلف حکمه
روح کی ہے واسطے اہل معرفت کے مگر مختلف ہوتا ہے حکم اوسکا

بحکم المستمعین فمن حمله علی حق فله حق
سب حکم سننے والوں کے پس جسنے حمل کیا اوسکو حق پر اوسکے واسطے حق ہے

ومن حمله علی ضده فله کذالک فهو کالرائحة
جسنے حمل کیا بخلاف اوسکے پس اوسکے واسطے ویسا ہی ہے پس وہ مانند ہوا

الشجرة اذهب علی البساتین بروح المشام
راحت کے ہے جب وہ چلتی ہے باغوں میں راحت دیتی ہے دماغ کو

بطیبه واذا مرت علی المزابل بحرق نفسها
خوشبو سے اور جب وہ چلتی ہے گندگی پر جلاتی ہے دماغ کو بدبو سے

والاحتیاط علی قدر المستمعین قال الشیخ
پس احتیاط ہے سماع میں اوپر اندازہ حال سننے والوں کے فرمایا حضرت شیخ سلطان المشائخ

السماع ثلث متسمع ومستمع وسامع
سماع سننے والے تین قسم ہیں متسمع و مستمع و سامع

المستمع یسمع بوقت والمستمع یسمع
متسمع سنتا ہے ساتھ وقت کے اور مستمع سنتا ہے

بالذات والسامع یسمع بحق فالصفة المتسمع
ساتھ لذت اور سامع سنتا ہے ساتھ حق کے پس صفت متسمع

التواجد وصفة المستمع الوجد وصفة

تواجد ہے اور صفت مستمع وجد ہے اور صفت

السامع الوجود كما سنذكر في هذا الاصل

سامع وجود ہے قریب ہے کہ ذکر کرتے ہم اسکا بیچ اصل کے

الفصل العاشر في بيان

فصل دسوین بیچ بیان

حقيقة التواجد

حقیقت تواجد کے ہے

التواجد حركة موزونة تصدر عن

تواجد حرکت موزون ہے جو صادر ہوتی ہے

المستمع بلا اختياره عند غلبة السماع

سننے والے سے بلا اختیار اوسکے وقت غلبہ سماع کے

عليه فهو محسن اذ هو يستدعي وجد

اوسپر پس وہ اچھی ہے کیونکہ وہ خواہش کرتا ہے دل کے

القلب والوجد داعي الى وجود

ہلانیکو اور دل کا ہلنا بلاتا ہے طرف وجود

المحبوب ويويده قول النبي عليه

محبوب کے اور مدد کرتا ہے اوسکی ارشاد آنحضرت علیہ

السلام قال عليه السلام حين الطلوع

فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے

معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ التواجد

معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ نے تواجد

علی اللعب یا معاویۃ لیس بکریم

ہو لعب ہے اے معاویہ نہیں ہے کریم وہ

من یہتز عند سماع ذکر الحبیب و

شخص جو نہ جنبش کرے وقت سننے ذکر حبیب کے اور

سئل الجنید رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

دریافت کئے گئے جنید رحمۃ اللہ تعالے

عن التواجد فقال ان اللہ تعالیٰ

تواجد سے پس کہا تحقیق اللہ تعالے نے

خاطب الارواح فی المیثاق بقولہ

خطاب کیا روحوں کو دن میثاق کے

الست بربکم استغربت عن ربہا

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں پس ہو گئی ارواحیں پروردگار اپنے سے

بسماع الکلام فالارواح اذا سمعوا

سننے اس کلام سے پس ارواح جب سنتی ہیں

السماع حرکتہم ذکر ذلک فالاھتزاز

سماع حرکت دیتا ہے انکو یاد کرنا اوس آواز کا پس جنبش کرنا

بہ لیس بمنکر لان النبی علیہ السلام

سننے سماع کے نہیں انکار کیا گیا کیونکہ آنحضرت علیہ السلام نے

فعل کذا والصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ایسا کیا ہے اور اصحاب رضی اللہ تعالے عنہم نے

كذالك وقد روي انه عليه الصلوٰة

یہی ایسا کیا ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے آنحضرت علیہ الصلاۃ

والسلام قال لعلي رضي الله تعالی

و السلام نے علی رضی اللہ تعالے

عنه انت مني وانا منك فحجل وقال

عنہ کو فرمایا تو میرے سے ہے اور میں تیرے سے ہوں پس جنبش فرمایا علی کرم نے اور فرمایا

لجعفر رحمه الله تعالی عنه شبهت خلقي و

حضرت جعفر رحمہ اللہ تعالے عنہ کو تو مشابہ صورت اور سیرت

خلقي فحجل وقال لزيد رضي الله تعالی

میں میرے سے پس جنبش کیا اور فرمایا زید رضی اللہ تعالے

عنه انت اخونا ومولانا فحجل والحجل

عنہ کو تو بھائی میرا ہے اور محبوب میرا ہے پس جنبش کیا جنبش کرنا

عند الطرب وهو صفة للروح كما

خوشی کے وقت اور صفت روح کی ہے جیسا کہ

يشير الجنيد رحمة الله تعالی عنه اليه

اشارہ کیا ہے جنید رحمۃ اللہ تعالے عنہ نے طرف اسکی

وتحريك بالقلب فالروح محرك

اور متحرک ہوتا ہے ساتھ اوسکے دل پس روح حرکت دینے والی ہے

والقلب محرك فاذا كان الروح

اور قلب حرکت دیا گیا ہے پس جو وقت کہ روح

يهتز بالنغمة والقالب رهينا به فلا

جنبش کرے اور قالب یعنے جسم گروی اور اسکے ہو پس نہیں

يصدر عن المتواجد الا لحركة

صادر ہوتی وجد کرنے والے سے مگر حرکت

الموزونة اذ النغمة موزونة فلا

موزون کیونکہ نغمہ موزون ہے پس نہیں ہے

سبيل لانكاره لانه يوجد بلا

راستہ واسطے انکار کے کیونکہ پایا جاتا ہے وہ بغیر

اختيار المتوجد فالتواجد

اختیار کے وجد کرنے والے ہیں بس وجد کرنا

دون الرقص اذ هو تحرك باختيار

علاوہ رقص کے ہے بہ سبب اسکے کہ رقص ایک حرکت ہے باختیار

للتصنع وهو فعل السفهاء و

واسطے دکھلاوے کے اور یہ کام احمقوں کا ہے

المتصنعين عند غلبة الهواء

وقت غالب ہونے ہوا و حرص کے

فهو حرام بالاتفاق اما

پس وہ حرام ہے بالاتفاق پس

حركة التواجد متنوعة بتنوع

حرکات وجد کرنیوالے کی طرح طرح کی ہیں بہ سبب طرح طرح

الاحوال حركة تصدر عنه

ہونے حال اسکے ایک حرکت ہے [illegible]

عند التعب وهو كحركة

وقت شدت تھکنے کے مانند حرکت

المذبوح عند الذبح وحركة توجد بهم

مذبوح کے وقت ذبح کے اور ایک حرکت ہے جو پائی جاتی ہے

عند الطلب وهي كحركة النون عند

وقت طلب کے اور یہ حرکت مانند حرکت مچھلی کے ہے وقت

مشاهدات اليم عن الساحل وحركة تبعث

دیکھنے اوس کے دریا کو کنارہ پر سے اور ایک حرکت ہے جو پیدا ہوتی ہے

منهم عند الطرب وهي كحركة الفراش

وقت خوشی کے اور وہ مانند حرکت پروانہ کے ہے

عند لقاء النور فالتعب للنفس والطلب

نزدیک ہونے روشنی کے پس کرب واسطے نفس کے ہے اور طلب

للقلب والطرب للروح فهذا الاهتزاز

واسطے دل کے ہے اور خوشی واسطے روح کے ہے پس یہ جنبش

مختص باهل الكمال كما اهتز النبي صلى الله

خاص ہے واسطے اہل کمال کے جیسا کہ جنبش کی ہے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم مع اصحابه عند سماع هذه القصيدة

علیہ وسلم نے ساتھ اپنے اصحاب کے نزدیک سننے اس قصیدہ کے

المملو من الحب لقد لسعت حية الهوى

کہ بھرا ہوا ہے مضمون محبت سے تحقیق کاٹا سانپ دوستی نے

كبدي فلا طبيب له ولا راقي الا الحبيب

میرے جگر کو نہ اوسکا طبیب ہے اور نہ دوا مگر وہ دوست

الذي شغفت به فعنده رقيتي وترياقي

جسکا فریفتہ ہوں میں اوسکے نزدیک ہے دوا میری اور تریاق میرا

حضرت مرزا جانجاناں علیہ الرحمۃ ... مکاتیب ...

بگزید رخشت جگر ساب ... طبیب ہمی شد ... دوا را

مگر آں حبیب دلبر کہ ربود دل ز دستم ... لبنوں گری ... علاج ارا

حتیٰ سقط ردائہ عن منکبیہ فاذا کان

تا آنکہ گری چادر آنحضرت علیہ السلام کے شانہ سے پس جبکہ ہوا

الوجد فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تواجد فعل آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا

واصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فہو محمودٌ

اور اصحاب آنحضرت کا پس وہ اچھا ہے

وان کان بالنظر الی ظاہرہ لعب کما نسبہ

اگرچہ بلحاظ النظر میں بظاہر لعب ہے جیسا کہ نسبت کیا

معاویۃ رضی اللہ عنہ حیث قال ما احسن

معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا کیا اچھا ہے

لعبک یا رسول اللہ فمنعہ النبی صلی اللہ علیہ

لعب تمہارا یا رسول اللہ صلعم پس منع فرمایا انکو رسول علیہ

وسلم کما ذکرنا وکان لہ ظاہر فباطنٌ

... جیسا کہ ذکر کیا ہم نے ... ہیں حرکات ...

ظاہرہ حرکات مریبۃ وباطنہ غلبات

جو دیکھے جانتے ... باطن ... علبات ...

محبۃ فہو عند ارباب الصورۃ

... نزدیک ظاہر ... لہو

هو ل اذ هم لا يطلعون على غلبات السّر
وحسون الحركة الصورية وعند اصحاب
السر جد اذ هم يغلبون بالمشاهدة
السرية ولا يشاهدون الحركة الصورية
وفيه الخبر المسند ينبئ عن هاتين الحالتين
وهو صحيح لا شبهة فيه اما خلجان صاحب
الحو... فيه محمول على قول معاوية
في اطلاق التواجد على اللعب فهو
شيخ ذاكر شاكر بنعمة الله تعالى لا يفتر
عن ذكره ليلا ونهارا ... اوجه اوب
الى صفوة الملائكة ليس له من حالة العشق

وغلبة السماع شعور اذ ليس بينهما ملازمة

اور غلبه سماع سے شعور نہیں ہے ان دونوں میں لزوم

مساوية لا يوجد احد بدون الاخر

برابری کا نہ پایا جاوے ایک دوسرے مین

كما ذكر شيخنا نظام الحق والدين عن الشيخ

جیسا کہ ذکر کیا ہمارے شیخ رحمۃ للعالمین سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا نے شیخ

العارف نجم الدين قدس الله سرهما

نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملفوظ

في الفوائد الفوائد قال في شانه فيه

فوائد الفوائد مین فرمایا بیچ شان اونکے

كل نغمة ماهي تمكن للبشر وجودها فهي

تحقیق جو نغمت کہ ممکن ہو انسان کو وہ نغمت موجود ہے

موجود الا نغمة الشوق ونغمة السماع

ان پیارے بہائیں مگر نغمت عشق و نغمت سماع

فاكثرهما مفقود لقوة الصحو والاشتغال

پس اکثر ان دونوں کا گم ہے اونہیں بہ سبب قوی ہونے قوۃ صحو اور مشغول ہونے

بالتعبد فخلجانه لا يدل على ضعف هذا

اونکی عبادت مین پس خلجان صاحب عوارف کا دلالت نہین کر ضعف اس

الخبر بل يرجع الى ضعف الحال لان

حدیث پر بلکہ رجوع کرتا ہے ضعف حال صاحب عوارف پر اسلئے

صاحب قوة القلوب درج فيه وهو اقرب

کہ صاحب قوۃ القلوب نے درج کی ہے یہ حدیث اپنی کتاب مین

الی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعلم
زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور داناتر ہے

بالسنن والآثار ویعرف بصحتہ فافہم
حدیث اور خبر رکھتا ہے صحیح ہونے اوسکے پر پس سمجھو

الخاتمة
خاتمہ

اعلم ان مسئلة السماع مختلف بین الفریقین
جان کہ مسئلہ سماع مختلف ہے درمیان فرقہ ہائے

المذکورة کما بیناہ فلا یکون اباحة مقیدة
مذکورہ کے جیساکہ بیان کیا ہمنے پس نہین ہوگا مباح اوسکا ایک

بزمان دون زمان کذلک الاباحة والحرمة
زمانہ مین نہ دوسرے زمانہ مین اسلئے کہ مباح ہونا اور حرام ہونا

لا یثبتان الا بالوحی والوحی بعد نبینا علیہ
ثابت نہین ہوتا مگر وحی سے اور وحی بعد پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ

الصلوٰة والسلام مفقود فکیف یصح قول
وسلم سے گم ہے یعنے منقطع ہے پس کیونکر صحیح ہوگا قول

المنکر انہ قال علیہ ما یستحقہ ان السماع
منکر کا جیساکہ کہا اوس نے وہ مستحق ہے اوسکا کہ تحقیق

کان مباحا فی زمان السلف فلان
پہلے زمانہ مین مباح تہا اور اب

حرام بالاتفاق اذ اهل فی زماننا مفقود
حرام ہے بالاتفاق کیونکہ اہل اوسکے اس زمانہ مین گم ہیں

وهو ادعاء الوحي واطلاع الغيبات

اور یہ دعوی وحی کا اور غیب پر خبردار ہونیکا اور یہ کفر ہے

فقد انه لا یلحق الا بها وهو کفر بالاتفاق

بالاتفاق کیونکہ وحی منقطع ہے اور عالم غیب خدا تعالے کے سوا کوئی نہین

فثبت ان به قوام الضلال ولا یقول

پس ثابت ہوا اس قول مین قوام گمراہی ہے اور نہین کہتا

مثل هذا الا المبتدع الضال فافهم

ایسا مگر بدعتی گمراہ پس سمجھ

واجتنب وانظر فی هذه الرسالة

اور پرہیز کر اور دیکھ اس رسالہ مین

بعین الانصاف حتی یتحقق خلاف

انصاف کی نظر سے تا تحقیق ہو جاوے خلاف

الاختلاف وفقك الله تعالی وایانا

اختلاف توفیق دی تجھکو خدا تعالے اور ہمکو

علی متابعة السلف الصالحین

اوپر تابعت سلف صالح کے

بحق نبیه المختار

بحق پیغمبر مختار

واله الاطهار

اور اولاد اسکی پاک کے

نایاب جدید کتب

(یہ کتابیں سوائے مترجم کتب تصوف کے اورکہین سے دستیاب نہونگی)

مجموعہ شریف ملفوظات خواجگان چشت رض اُردو۔ اس کتاب معدن یواقیت والجواہر مین حضرات خواجگان چشت رض کے ملفوظات بابرکات وارشادات کمال کوشش وتلاش سے بہم پہونچاکر نہایت عمدگی سے ترجمہ کرکر طبع کرائے ہین جونکہ یہ کتاب منسوب کلام حضرات خواجگان سے ہے اسلئے اسکی تعریف وتوصیف مین صرف استقدر لکہنا کافی ہے کہ بادشاہونکا کلام۔ کلامونکا بادشاہ ہوتا ہے۔ حضرات ذیل کے اسماء گرامی سے جو اسکی جامع ہین حال عمدگی ونفع رسانی اس نسخہ شریف کا قیاس فرمالیجئے کہ بحر مواج اسرار الہی کے جامع حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فریدالدین مسعود گنج شکر اجودہنی عرف پاک پٹن وحضرت سلطان المشایخ سلطان نظام الدین اولیا محبوب الہی دہلوی اور حضرت طوطی ہند امیر خسرو قدس اسرارہم ہین۔ بلامبالغہ عرض ہے کہ اس نسخہ شریف کے معاینہ سے عقائد اسلامی مین ایک خاص درستگی موافق شرع شریف کے پیدا ہوتی ہے اور طلب حق مزید ہونیکے واسطہ اگر خاصیت اکسیر حاصل ہے تو اس مجموعہ بحر المعانی کو ہے نہایت عمدہ کاغذ پر خوش طبع ہوئی ہے حسن سیرت کے ساتھہ حسن صورت کا بہی خیال رکہا گیا ہے قیمت برائے افادہ عالم باوجود حجم معقول صرف عہ ۱۲ (ایک روپیہ بارہ آنہ) محصول ڈاک چار آنہ۔

ارشاد الطالبین۔ فارسی محشی ہم پلہ کشکول شریف۔ اس نسخہ نایاب مین حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے اُن اذکار ومراقبہ کا ذکر کیا ہے اور بعض اعمال ونیز تراکیب تحریر فرمائی ہین جو آپکے پیر ومرشد حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ اپنے مریدان با اعتقاد کو تلقین فرماتے تھے۔ قیمت ۱۲

اسرار الاولیا اُردو۔ ترجمہ معروف ملفوظ حضرت شیخ شیوخ العالم حریق المحبت باواصاحب شیخ فریدمسعود گنج شکر اجودہنی رض جمع فرمودہ حضرت مولانا بدرالدین اسحاق خلیفہ اعظم وداماد حضرت باواصاحب رضی اللہ عنہما عجب فیض بخش کتاب ہے۔ قیمت ۸

عشرہ کاملہ عربی - ارباب عقیدت و اصحاب طریقت اس نسخہ نایاب کے عرصہ دراز سے مشتاق
تھے اور یہ نسخہ مبارک بعد صرف زر بسیار بہی بدست نہوتا تہا اس خادم الفقرا خاکپاے چشتیان
نے بعد صرف زر کثیر چند نسخجات قلمی حاصل کرکے بعد صحت تمام طبع کیا ہے - علم تصوف
مین یہ کتاب تصنیف لطیف حضرت خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ
متن ہے تمام مسائل تصوف پر محتوی الحق اسکے معائنہ کے بعد کسی اور کتاب کے دیکھنے کی ضرورت
نہ رہیگی مجلد نسخ - قلم جلی مزین بحواشی مفیدہ قیمت ٥ عہ

سوانح عمری - یہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب
دام اللہ فیوضہم کی سوانح عمری ہے جسکو جناب موصوف نے خود تحریر فرمایا ہے قیمت ۴ قابل دید

فوائد الفواد اردو - معروف ملفوظ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء زری زر بخش
دہلوی رضی اللہ عنہ کے جمع فرمودہ حضرت خواجہ امیر علاء حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ جسکو حضرت ممدوح
نے بیس سال کامل کی محنت مین جمع کیا تہا - یہ وہی کتاب ہے جسکے بدلہ مین طوطی ہند امیر خسرو رح
اپنی جملہ تصانیف ہر قسم نذر بنام امیر موصوف کرنے کو تھے الا آپنی اسکا تبادلہ منظور نفرمایا قیمت (۱۲)

صحایف سلوک فارسی از کلام معرفت التیام فرد الحقیقت سراج الواصلین شیخ نصیر الدین
محمود چراغ دہلی خلیفہ اعظم حضرت محبوب العالمین سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمہما اللہ
قابل دید کتاب ہے اس مین چند رقعات حضرت مقدم الذکر ہین جو آپنے اپنے خلفاء رشد آثار
و مریدان با اعتقاد کو تحریر فرمائے تھے - عبارت نہایت سلیس ہر رقعہ موافق سینہ انور حضرت
مصنف انوار و اسرار الٰہی سے پر ہے مضامین تصوف و شرع شریف نہایت عمدگی سے ادا کئے
گئے ہین - نہایت مفید ہے کافہ اہل اسلام کے - ایک جلد طلب فرماکر مستفید ہوجئے - قیمت ایک روپیہ

مناقب سلیمانی - یہ عجیب کتاب ذکر حالات و عادات مبارک وغیرہ حضرت فخر الاولیاء
خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی تونسوی قدس سرہ و رضی اللہ عنہ مین جامع و نہایت
صحیح لکہی گئی ہے - اور صرف ایک ہی کتاب ہے جو حالت حیات حضرت فخر الاولیاء مین تحریر ہوئی
اور نظر انور حضور سے گذری اور جسکے نسبت آپنے خود اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا
کہ مصنف نے بہت احتیاط سے کام لیا مصنفہ مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب چوہنگی قیمت ۴

رسالہ علم مجالس - نو تصنیف کتاب - آداب مجلس مین - ہر ایک کو ضرور دیکہنا چاہیے - ۲